بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۴ محرم ۱۳۸۹ھ - ۱۳ امان ۱۳۴۹ ہش - ۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید ایک عالمگیر کتاب ہے جو تمام مُلکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے آئی ہے

اِس کا پیغام کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ روئے زمین کی تمام قوموں کیلئے ہے

"ہم پھر اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ یہ بات فی الواقعہ صحیح اور درست ہے کہ ابتدائے آفرینش میں بھی ایک الہامی کتاب نوعِ انسان کو ملی تھی مگر وہ وید ہرگز نہیں ہے اور موجودہ وید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس پاک ذات کی توہین ہے۔ اس جگہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ابتدائے زمانہ میں صرف ایک الہامی کتاب انسانوں کو کیوں دی گئی۔ ہر ایک قوم کے لئے جدا جدا کتابیں کیوں نہ دی گئیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتدائے زمانہ میں انسان تھوڑے تھے اور اس تعداد سے بھی کم تر تھے جو ان کو ایک قوم کہا جائے۔ اس لئے اُن کے لئے صرف ایک کتاب کافی تھی۔ پھر بعد اس کے جب دُنیا میں انسان پھیل گئے اور ہر ایک حصّہ زمین کے باشندوں کا ایک قوم بن گئی اور بباعث دُور و دراز مسافتوں کے ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے بالکل بے خبر ہو گئی۔ ایسے زمانوں میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نے تقاضا فرمایا کہ ہر ایک قوم کے لئے جُدا جُدا رسول اور الہامی کتابیں دی جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پھر جب نوعِ انسان نے دُنیا کی آبادی میں ترقی کی اور ملاقات کرنے کے لئے راہ کھل گئی اور ایک ملک کے لوگوں کو دوسرے ملک کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے سامان میسّر آ گئے اور اِس بات کا علم ہو گیا کہ فلاں فلاں حصّہ زمین پر نوعِ انسان رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوا کہ ان سب کو پھر دوبارہ ایک قوم کی طرح بنا دیا جائے اور بعد تفرقہ کے پھر اُن کو جمع کیا جاوے تب خدا نے تمام مُلکوں کے لئے ایک کتاب بھیجی اور اس کتاب میں حکم فرمایا کہ جس جس زمانہ میں یہ کتاب مختلف ممالک میں پہنچے ان کا فرض ہو گا کہ اُس کو قبول کر لیں اور اُس پر ایمان لاویں اور وہ کتاب قرآن شریف ہے جو تمام مُلکوں کا باہمی رشتہ قائم کرنے کے لئے آئی ہے۔ قرآن سے پہلی سب کتابیں مختص القوم کہلاتی تھیں یعنی صرف ایک قوم کے لئے ہی آئی تھیں۔ چنانچہ شامی، فارسی، ہندی، چینی، مصری، رومی یہ سب قومیں تھیں جن کے لئے جو کتابیں یا رسول آئے وہ صرف اپنی قوم تک محدود تھے دوسری قوم سے اُن کو کچھ تعلق اور واسطہ نہ تھا مگر سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۶۶-۶۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ شب کی اطلاع مظہر ہے کہ ویسے تو طبیعت اچھی ہے لیکن ضعف کی شکایت باقی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق یکم امان تا سات امان (مارچ) تمام جماعتوں میں ہفتہ قرآنِ مجید منایا گیا۔ امراء کرام و صدر صاحبان اِس ہفتہ کی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

• بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم بشیر الدین احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد مقیم لاہور کا نکاح محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

(شیخ عبدالماجد ابن محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی مرحوم لاہور)

ربوہ کی مرکزی مسجد مُبارک میں ہفتہ قرآنِ مجید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق جماعتوں میں ہفتہ قرآنِ مجید منایا گیا۔ مرکزی مسجد مبارک ربوہ میں مقررہ عناوین پر مورخہ یکم امان تا چھ امان (مارچ) علی الترتیب خاکسار ابوالعطاء، مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف شاہد، مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد، مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے، مربیانِ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ یہ تقاریر قرآنِ کریم سے محبت اور علومِ قرآنی سیکھنے کا جذبہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مفید اور ایمان افروز تھیں۔ الحمد للہ۔

ابوالعطاء
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ امان ۱۳۴۹ ہش

اسلام کے ذریعہ فلاح

(۲)

ظاہر ہے کہ جب تک ان تمام شقوں کی تکمیل نہ ہو مسلمان فلاح یعنی وہ مراد حاصل نہیں کر سکتا جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً آج ہر طرف یہ شور ہے کہ مسلمان اسلام ہی سے ترقی کر سکتا ہے یہ ٹھیک ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان میں یہ تمام باتیں موجود ہیں جن کا قرآنِ کریم مطالبہ کرتا ہے۔ مثلاً کیا وہ متقی ہے۔ کیا اس کو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان حاصل ہے۔ وغیرہ۔ اِس سے ظاہر ہے کہ جہاں تک مسلمان کی فلاح کا تعلق ہے وہ ان باتوں کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اگر اسلام نے جو معاشرہ کے اصول دیئے ہیں اور جو قانون اس نے پیش کیا ہے ان کو اپنا لیا جائے اور ان سے اس نتیجہ کی خواہش ہو تو لازمی ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ہمارا ان باتوں پر پورا پورا ایمان ہو جن کی تفصیل سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں دی گئی ہے۔ سب سے پہلی چیز دیکھنے والی یہ ہے کہ کیا فلاحِ اسلامی کے خواہش مند صدق دلی سے خواہش مند ہیں یعنی کیا وہ متقی ہیں۔ کیا وہ فی الواقعہ چاہتے ہیں کہ وہ قرآنی اصولوں سے ہدایت حاصل کریں۔ اگر موجودہ مسلمان اس اوّلین مرحلہ پر بھی نہیں پہنچے یعنی اگر وہ متقی ہونے کی شرط بھی پوری نہیں کر پائے تو ان کو اسلامی اصولوں سے کیا ہدایت حاصل ہو سکتی ہے اور وہ کس طرح اس فلاح کو حاصل کر سکتے ہیں جو صرف ایسے انسان کو حاصل ہو سکتی ہے جس میں وہ تمام باتیں پائی جاتی ہوں جن کی تفصیل یہاں بیان ہوئی ہے۔

ہم نے بیان کیا ہے کہ مسلمان اسی وقت فلاح حاصل کر سکتے ہیں دوسرے لفظوں میں اسلام کے ذریعہ اس وقت ہی کامیاب ہو سکتے ہیں جب ان میں وہ صلاحیتیں موجود ہوں جن کی تفصیل سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں دی گئی ہے۔ ان باتوں میں سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ انسان خلوصِ دل سے قرآنِ کریم کی ہدایات پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی وہ متقی ہو۔ اور دوسری چیز یہ ہے کہ اس کا غیب پر پورا پورا ایمان ہو۔

ایمان بالغیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان یونہی کسی خیالی بات پر یا خلاء پر ایمان رکھتا ہو۔ غیب خلاء نہیں ہے بلکہ ایسی موجودات کی طرف توجہ کرتا ہے جن کو ہم اپنے ظاہری حواس سے محسوس نہیں کر سکتے ہیں وہ موجودات فی الواقعہ موجود ہیں مگر وہ ہمارے حواس میں نہیں آتیں۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے حواس کو محسوس نہیں ہوتا۔ ہمارے حواس اس کو چھو نہیں سکتے۔ لیکن اگر وہ چاہے تو ہمارے حواس پر نزول اجلال فرما سکتا ہے تاہم اصولاً وہ انہی لوگوں کے حواس پر نزول فرماتا ہے جو متقی ہیں۔ اگرچہ اس کے جلوے تو کائنات کی ہر بات میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں لیکن وہ انسانی حواس پر اپنی ذات کا نزول اسی وقت کرتا ہے جب وہ چاہتا ہے۔ تاہم جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر کوئی انسان جدوجہد کرے یعنی وہ پورا پورا متقی بن جائے تو اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق قائم کر سکتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے

اَلَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہمارے حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کی ان راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جو ہمارے تک ان کو پہنچاتے ہیں۔

(باقی)

ساغرِ میرا صہبا انگی!

۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء کو جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جو پُرسوز دعا فرمائی تھی اُس کے ایک حصّے کا ادنیٰ سا عکس اِن اشعار میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اے ہمارے رب! ہمارے رب! محمدؐ کے خدا!!
شعلہ روشن کر ہمارے دل میں اپنے عشق کا

ہم پہ اُترے لے کے تازہ تر نشاں رُوح الامیں
بخش پیارے! ہم کو اپنی ذات پر حق الیقیں

پردہ اے محبوبِ پنہاں! اپنے چہرے سے اُٹھا
اپنے شیداؤں کو اپنے حُسن کا جلوہ دکھا

کھول دے آنکھیں ہماری، تا ترا عرفان ہو
تجھ پہ ہر لمحہ ہماری عمر کا قربان ہو

اِس وجودِ خاک میں، اے مُحسن اے پروردگار
کروٹیں لے تیرے احسانوں کی موجِ نُور بار

آگ تیری چاہ کی سینے کو گرمائے رہے
کھوئے دُنیا بھر کو دِل لیکن تجھے پائے رہے

اے شہنشاہِ دو عالم، اے خدائے لایزال
تیری عظمت تیری شوکت تیرا جبروت و جلال

اِس طرح لے کے ہماری زندگی کو ہات میں
ہم اگر زندہ رہیں تو صرف تیری ذات میں

زندگی کی شاہرہ میں ہو ترے ہاتھوں میں ہاتھ
ہم رُکیں تو تیرے ہمراہ ہم چلیں تو تیرے ساتھ

دَہر کی ہر شَے ہمارے واسطے بے بود ہو
تیرے آگے عالمِ موجود ناموجود ہو

ڈر نہ ہو دل میں ذرا بھی ماسوا کے واسطے
صرف تجھ سے، صرف تجھ سے خوف وابستہ رہے

ہم سراپا اِس طرح کھو جائیں تیرے درد میں
بڑھ کے ہر لذّت سے لذّت پائیں تیرے درد میں

آرزو ہے تیری خلوت میں ہمیں راحت ملے
ہم کو تیرا قُرب حاصل ہو تری چاہت ملے

زندگی محسوس ہو بے آسرا تیرے بغیر
جان و دل ہوں صبر سے ناآشنا تیرے بغیر

تیرے پہلو میں قرار آئے دلِ بیتاب کو
دید کی راحت عطا ہو دیدۂ بے خواب کو

سعید احمد اعجاز

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکی دور)

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۲)

عرب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت غلام اور عورت کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ طاقتور قبیلے شب خون مار کر مردوں کو پکڑ لاتے۔ اور ان کو حیوانوں کی طرح منڈیوں میں بیچا جاتا۔ وہ ہر انسانی حق سے محروم کر دیئے جاتے۔ یہی حال عورت کا تھا۔ اس پر ظلم کی حد یہ تھی کہ اسے زندہ درگور کر دیا جاتا۔ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے خود اپنا واقعہ سنایا کہ کس طرح وہ اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنی جوان بیٹی کو جنگل میں لے گیا۔ وہاں موت کا کنواں وہ پہلے ہی کھود آیا تھا۔ بچی کو کنارے پر کھڑا کر کے اس میں دھکا دے دیا اور اوپر سے مٹی ڈالنا شروع کی۔ بچی ہائے ابا! ہائے ابا پکارتی رہی۔ اور اس کی آواز ہمیشہ کے لئے مٹی کے نیچے دب گئی۔ حضور نے جب یہ واقعہ سنا تو آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب امڈ آیا۔ اور فرمایا۔ لو امرت ان اعاقب احداً بما فعل فی الجاھلیۃ لعاقبتک (قرطبی تفسیر سورۃ الانعام زیر آیت قد خسر الذین قتلوا اولادھم سفھاً بغیر علم)

مسیح پاک کی لختِ جگر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اس کیفیت کو اس طرح بیان فرماتی ہیں ؎

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دیتیں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جناہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

اس مظلوم جنس کو زندہ درگور کرنے کی ممانعت مکی آیات میں نازل ہوئی۔

واذا الموءدۃ سئلت

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جنس کو گڑھے سے نکال کر اکرام و احترام کے تخت پر بٹھایا۔ فرمایا۔

المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا (بخاری کتاب النکاح)

عورت اپنے خاوند کے گھر کی مالکہ ہے۔ اس پر بس نہیں خدا کی رضا کے متلاشیوں کو فرمایا۔

فان الجنۃ تحت رجلیھا۔ (نسائی کتاب الجہاد)

اگر جنت چاہتے ہو تو عورت کے قدموں کے نیچے طلب کرو۔

اس بارہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی سیرت یہ تھی کہ زید بن حارثہ کو آپ نے نہ صرف آزاد کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ اپنی پھوپھی زاد بہن کا عقد کر دیا۔ تاریخ اسلام میں مذکور ہے۔ کہ جب زید کا باپ اور چچا اس کی تلاش میں مکہ پہنچے اور حضور سے زید کو ان کے ساتھ بھجوانے کو کہا۔ حضور نے زید کو اختیار دیا چاہو تو میرے پاس رہو۔ چاہو تو اپنے چچا اور باپ کے ساتھ اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔ زید نے جواب دیا تھا۔ ما انا بالذی اختار علیک احداً انت منی بمکان الاب والعم۔

کہ میں آپ کے بالمقابل کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آپ ہی میرے باپ ہیں اور آپ ہی میرے چچا ہیں۔ چچا نے جب یہ غیر متوقع جواب سنا۔ تو اس نے ترکش سے دوسرا تیر نکالا اور کہا۔

ویحک یا زید اتختار العبودیۃ علی الحریۃ

ہائے زید تو یہ کیا کر رہا ہے۔ غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے۔ زید نے کہا۔

انی قد رأیت من ھذا الرجل شیئاً ما انا بالذی اختار علیہ احداً

ہاں میں نے آپ کا وہ سلوک دیکھا ہے کہ اس کی موجودگی میں کسی کو آپ پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ اور پھر تاریخ گواہ ہے کہ حضور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور خانہ کعبہ میں جا کر کہا۔ آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ اسے زید بن محمد کہا کرو۔ اور عرش والے نے اسے اس نعمت عظیمہ کی نعمت سے نوازا۔ پھر اس پیدے زید نے ہی حصہ نہ پایا۔ بلکہ اس کے بیٹے اسامہ نے بھی حصہ پایا۔

حدیث میں آیا ہے کہ حضور حضرت اسامہ کا ناک صاف کرنے کے لئے بڑھے تو حضرت عائشہ نے فرمایا میں صاف کرتی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا۔

عائشہ یہ مجھے محبوب ہے تم بھی اس سے محبت کیا کرو۔ (ترمذی)

اور ایک بار جب ایک نازک معاملہ میں لوگوں نے سفارش کرنا چاہی تو ان کی نظر حضرت اسامہ پر جا پڑی کہ اس معاملہ کو بھی حضور کے سامنے عرض کریں۔ (بخاری کتاب المغازی)

وہ غلام زادہ اسلامی فوج کا سپہ سالار بنا۔ ہاں ہاں اس فوج کا سپہ سالار جس میں ابوبکر اور عمر جیسے جلیل القدر صحابہ موجود تھے۔ اور وفات کے وقت اسامہ رض کے سر پر ہاتھ رکھتے اور آسمان کی طرف نگاہ کرتے (مشکوٰۃ کتاب المناجات) اسامہ کہتے ہیں میرے لئے دعا کر رہے تھے۔ یا یوں کہہ لیجئے اس امانت کو خدا کو سونپ رہے تھے۔

ایک اور غلام تھے بلال رض جن کا مکہ میں کوئی خونی رشتہ نہ تھا۔ جس دن مکہ فتح ہوا بلال ساتھ تھے۔ ہاں ہاں وہی بلال جن کو سردارانِ قریش زدوکوب کیا کرتے تھے۔ جس کے گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹا کرتے تھے آج ان سرداروں کو پناہ ملی تو بلال کے جھنڈے تلے۔ حضور نے فرمایا تھا۔ بلال جوں جگہ پر اپنا جھنڈا نصب کر دو۔ اور اعلان کروا دیا تھا کہ جو گھر میں بند ہو کر بیٹھ جائے اسے بھی امن ہوگا۔ جو خانہ کعبہ کے سایہ میں پناہ لے اسے بھی امان دی جائے گی۔ اور جو بلال کے جھنڈے تلے آجائے گا۔ وہ بھی امن میں ہوگا۔ کسی غلام کو کسی آقا نے ایسا اعزاز دیا۔ کہ آج سردارانِ قریش بلال کے جھنڈے تلے امان پاتے ہیں۔ وہی مظلوم طبقے کی بہبود کی خاطر زندگی بھر آپ نے کوشش کی۔ حتیٰ کہ جان سپرد کرتے یہ ورد کر رہے تھے۔ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔ مسلمانوں نماز ضائع نہ ہونے دینا اور غلاموں کی خبر گیری کرنا اور کیا یہ حضور کی تعلیم اور اسوہ کا نتیجہ نہ تھا کہ اسلام کے سربراہ جن کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے دل دہلتے تھے۔

میری مراد حضرت عمرؓ سے ہے۔ انہیں آتے دیکھ کر وہ فورِ محبت سے فرماتے جاء سیدنا بلال وجاء سیدنا بلال۔ ہمارا آقا بلال آگیا ہمارا آقا بلال آگیا۔ راقم الحروف کو جب سیدنا بلال کے مزار پر دمشق میں حاضری کا موقعہ ملا۔ تو میرا دل میرے قابو میں نہ رہا۔ میری آنکھوں سے اشکوں کی جھڑی لگی تھی۔ اور عالمِ تخیل میں میرا سر میرے آقا کے خادم بلال کے قدموں پر تھا۔ یہ لمحات عمر بھر فراموش نہ ہو سکیں گے۔ کہ آج مجھے اس کے مزار پر حاضری کا موقعہ ملا تھا۔ جس کی اذان پر عرش کا خدا بھی مسکراتا تھا۔

پس توحید کے قیام کے ساتھ ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا انسانیت کو امن و سکون کا پیغام دیا۔ آپ نے بنی نوع انسان کے مظلوم طبقے کو ظلم کے چنگل سے چھڑا دیا۔ ان کا صحیح مقام انہیں معاشرہ میں دلوا دیا۔ آپ نے بعثت سے قبل عبد اللہ بن جدعان کے گھر ایک معاہدہ میں شمولیت فرمائی تھی۔ کہ مکہ میں کسی مظلوم کا حق غصب نہیں ہونے دیں گے۔ اور ظالم کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں گے۔ یہ معاہدہ تاریخ میں حلف الفضول کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے بعثت کے بعد ایک موقعہ پر فرمایا۔ کہ اگر آج بھی مجھے کوئی اس مقصد کے لئے بلائے تو میں اس پر لبیک کہوں گا۔

لو شھدت فی دار عبد اللہ بن جدعان حلفاً ما احب ان لی بہ حمر النعم ولو ادعی بہ فی الاسلام لاجبت (ابن ہشام جلد ۱ ص ۸۷)

چنانچہ واقع یہ ہے کہ اراشہ کے ایک عرب سے ابوجہل نے اونٹ خریدا۔ یہ بے چارا غریب الدیار تھا۔ ابوجہل قیمت ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنے لگا۔ یہ عرب خانہ کعبہ میں قریش کی مجلس میں آیا۔ اور اپنی بپتا سنائی۔ انہوں نے ازراہ مذاق حضور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اس شخص کو کہو اور انہوں نے یہ اس لئے کہا تھا کہ انہیں ابوجہل کی حضور سے دشمنی کا اچھی طرح علم تھا۔ سادہ دیہاتی حضور کی طرف گیا۔ ان لوگوں نے ایک آدمی ساتھ کر دیا۔ کہ ہمیں بھی سنانا کیا ہوا۔ اس شخص نے جب حضور سے ذکر کیا۔ تو حضور اس کے ساتھ ہو لئے۔ ابوجہل کے دروازے پر دستک دی۔ وہ باہر نکلا تو فرمایا اس کے اونٹ کی قیمت کیوں ادا نہیں کرتے۔ ابوجہل چپ چاپ ایسے پاؤں اندر گیا۔

فرمانِ خداوندی

توکل

"اور مومنوں کو اللہ تعالےٰ پر ہی توکل رکھنا چاہیئے" (آل عمران آیت ۱۲)

"اور جو کوئی اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے کافی ہے۔" (الطلاق آیت ۴) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اور اونٹ کی قیمت لا کر دے دی۔ لوگوں نے یہ ماجرا دیکھا تو ابوجہل سے پوچھا تمہیں یہ کیا ہوا ابوجہل نے کہا اللہ کی قسم میں نے جب محمدؐ کی آواز سنی تو میں مرعوب ہو گیا۔ اور جب اس کے سامنے آیا تو دیکھا اس کے ساتھ ایک فیل قامت اونٹ ہے جس کے دانت باہر نکلے ہوئے ہیں۔ اور اگر میں نے انکار کیا تو یہ مجھے کھا جائے گا۔ (ابن ہشام ص۲۶۱، ۲۶۲)

دعویٰ نبوت سے قبل کی زندگی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کو یہ شکوہ ہے کہ حضور کی قبل از بعثت زندگی کے متعلق زیادہ مواد نہیں ملتا۔ تاہم جتنا مواد ملتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا چلن بے داغ تھا۔ آپ کے صدق اور امانت داری کا ہر چہار طرف شہرہ تھا۔ حتیٰ کہ قوم انہیں امین اور صدیق کے نام سے یاد کرتی تھی۔ (ابن ہشام جلد ۱ ص۱۳۷ و طبقات کبریٰ جلد ۱ ص۱۷۷) آپ کی طرف آپ کے بدترین دشمن کو بھی جھوٹ منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوئی (تفسیر قرطبی) ابوسفیان کو بھی ہرقل کے سامنے یہ اقرار کرنا پڑا۔ کہ دعوئے نبوت سے پہلے ہم نے اس پر جھوٹ کا اتہام نہیں لگایا تھا۔ (بخاری شریف)

حضرت خدیجہؓ قریش میں اپنی دولت اور وجاہت کی وجہ سے ممتاز عورت تھیں انہوں نے آپ سے اپنے نکاح کی درخواست آپ کی امانتداری صداقت اور نیک شہرت کی وجہ سے ہی کی تھی۔ (ابن ہشام جلد ۱ ص۱۲۷) اور آپ نے دشمنوں کو چیلنج دیا تھا کہ وہ آپ کی طرف کوئی عیب منسوب نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید کی یہ آیت مکی ہے۔

قل لو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم
ولا ادراکم بہ فقد لبثت فیکم
عمراً من قبلہ افلا تعقلون
(سورہ یونس آیت ۱۷)

ماموریت کے دعویٰ کے بعد مخالفت تو الٰہی سنت ہے لیکن مامور کا بے داغ چلن نیک شہرت اور مکارم اخلاق۔ اس کی صداقت کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ مخالف اپنے تعصب کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ اور یہ مخالفت انجام کار نبی کے مشن کی تکمیل میں ممد بنتی ہے۔

وہ برگزیدہ ہستی جو معراج انسانیت تھی جس کی ذات اور صفات میں انسانیت کی تکمیل ہوئی جس نے مکارم اخلاق کو ارتقا بخشا۔ ان کو اذیت پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا۔ ان کے مقاصد کو ناکام کرنے کی ہر کوشش کی گئی۔ لیکن آپ کی سیرت میں دنیا کوئی عیب تلاش نہ کر سکی۔ آپ نے دشمنوں سے بھی صادق اور امین کا خطاب پایا۔ دعوئے نبوت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ جب خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی گئی۔ تو حجر اسود کے رکھنے پر باہم جھگڑا ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی مشیت نے یہ توفیق حضور کو دی۔ آپ حکم بنے۔ جب قریش نے آپ کو فیصلے کے مقام پر کھڑا دیکھا تو بے اختیار یہ کہا الامین۔ الامین (ابن ہشام جلد ۱ ص۱۲۷) امین آگیا امین۔ ہم آپ کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ اور عرب نے آپ کو امین کا لقب اس لئے دیا تھا۔ کہ آپ

افضل قومہ مروۃ واحسنہم
خلقاً واکرمہم مخالطۃ و
احسنہم جواراً واعظمہم حلماً
وامانۃ واصدقہم حدیثاً
وابعدہم فی الفحش والاذی
ومارئی ملاحیا ولا مماریاً
احداً حتی سماہ قومہ الامین
لما جمع اللہ من الامور الصالحۃ
فیہ فلقد کان الغالب علیہ
بمکۃ الامین

کہ اہل مکہ نے الامین کا لقب آپ کو اس لئے دیا۔ کہ آپ سب سے بہتر اخلاق کے مالک تھے۔ آپ میں مروت اعلےٰ درجہ کی تھی۔ آپ کا سلوک قابل تقلید تھا۔ آپ راست باز تھے۔ آپ فحش اور ایذا دہی میں سب سے دور تھے۔ آپ کسی سے جھگڑا نہ کرتے تھے۔ اور تمام اچھی باتوں کے جامع تھے اور وحی نبوت کے نزول پر سب سے پہلے آپ کی رازدار حضرت خدیجہؓ کی گواہی بھی یہی تھی۔

کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً انک
لتصل الرحم وتحمل الکل
وتکسب المعدوم وتقری الضیف
وتعین علی نوائب الحق (بخاری)

بعثت سے قبل خلوت اور عبادت آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اور خلوت انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے اور اسے نور بصیرت عطا کرتی ہے۔ جبکہ عبادت قلب اور روح کو منور کرتی ہے۔ زندگی کے اس حصہ کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔

وحبب الیہ الخلاء فکان یخلوا
بغار حراء فیتحنث فیہ وھو
التعبد باللیالی۔
(بخاری کتاب بدء الوحی)

آپ کی یہ ریاضت اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب ہوئی۔ اور آپ کو وہ بلند منصب عطا ہوا جس پر فائز ہونے والے کسی برگزیدہ کا پھولوں سے استقبال نہیں ہوا۔ اس کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ اور ابنائے دنیا نے ان کو تختۂ ظلم و ستم بنایا۔ ورقہ بن نوفل نے خدیجہ کو یہی تو کہا تھا۔ کہ پیغام خداوند جو بھی لیکر آیا اسے تکلیفیں پہنچائی گئیں۔

(بخاری باب بدء الوحی)

قوموں کی تعمیر میں ظلم کی برداشت کا حصہ

تکلیفیں افراد کی تربیت اور قوموں کی تعمیر و ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ مصائب اور شدائد تو دنیاداروں پر بھی آتے ہیں۔ اور وہ اس سے اخلاق کی تعمیر میں فائدہ بھی اٹھاتے ہیں لیکن خدا کا قرب اسے ہی نصیب ہوتا ہے۔ جو خدا کے لئے تکلیف اٹھاتا ہے۔ جو خدا کے لئے آزمائے جاتے ہیں۔ وہ ان پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولتا ہے۔ طاقت رکھتے ہوئے ظلم سہنا بہادری جرأت اور عزم پیدا کرتا ہے۔ مصائب سہنے سے تحمل اور برداشت کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ ظلم رقت قلب عطا کرتا ہے۔ جو خداوند تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ مصائب کی برداشت مومن کو خدا تعالےٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔ ہماری جماعت کے لئے اس فلسفہ کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں کہ ہمارے لئے یہ جنگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی ہے۔ ۱۹۳۵ء کے فتنہ کے ایام میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا تھا۔

"پس تمہارے دلوں میں موجودہ مخالفت کو دیکھ کر جو درد پیدا ہوتا ہے اس کا علاج میں نے تمہیں بتایا ہے اسے اختیار کرو اور آدمیوں سے اپنی نظریں ہٹا لو۔ اور صرف خدا پر اپنی نظر رکھو۔ گالیاں سنو اور خاموش رہو۔ ماریں کھاؤ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ اگر دشمن تمہارے گھروں پر بھی حملہ آور ہو۔ تب بھی خدا تعالےٰ کی طرف نگاہ رکھو۔"

(خطبہ جمعہ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۵ء)

ایک دوسرے موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"دشمن تو یہی دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ تم کو مٹا دے اور خود تم کو غمگین بنا دے۔ لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ جب تمہیں مارا جاتا ہے۔ تو تم اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہو۔ تم اور بھی زیادہ بہادر ہو جاتے ہو اور تم اور زیادہ خوش ہو جاتے ہو۔ اور کہتے ہو خدا تعالےٰ نے ہماری ترقی کا سامان پیدا کر دیا ہے تو دشمن کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء مطبوعہ الفضل مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۱ء)

(باقی)

سترہ آیات حفظ کرنے کے سلسلہ میں اطفال الاحمدیہ کی مساعی

۲۸ فروری تک ۲۱۸۴ اطفال کے آیات زبانی یاد کر لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اطفال کو سترہ آیات یاد کرانے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ۲۸ فروری تک موصول ہونے والی اطلاعات کی روشنی میں اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

رپورٹ بھجوانے والی مجالس کی تعداد	۱۹۴
ان مجالس کے کل اطفال کی تعداد	۴۴۷۱
تعداد اطفال جو پوری آیات یاد کر چکے ہیں	۲۱۸۴
تعداد اطفال جو ابھی آیات یاد کر رہے ہیں۔	۱۹۰۲
تعداد مجالس جن کے سو فیصد اطفال نے مکمل آیات یاد کر لی ہیں	۱۷

یاد کرنے والے سب اطفال کو مرکز کی طرف سے سند خوشنودی جاری کی جا رہی ہے۔ جو اطفال ابھی تک یہ آیات یاد نہیں کر سکے۔ انہیں فوری طور پر آیات یاد کرنی چاہئیں۔ والدین کی خدمت میں پُرزور التماس ہے کہ اپنی خاص نگرانی میں بچوں کو یہ آیات یاد کروائیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ باقی ماندہ اطفال کو یہ آیات یاد کروانے کا تسلی بخش انتظام کریں۔ اور جو اطفال آیات یاد کر لیں۔ ان کی اطلاع فوری طور پر بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام سندات جاری کی جا سکیں۔

عطاء المجیب راشد مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سائنس اور فلسفیانہ جستجو کے متعلق قرآن مجید کی رہنمائی

مظاہر قدرت کا مطالعہ اور تحقیق کرنیکی غریب

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے

(قسط نمبر ۲)

مذکورہ بالا بیانات کے علاوہ قرآن مجید کی ذیل کی آیات بھی مظاہر قدرت و کائنات کے مشاہدہ اور ریسرچ اور تحقیق پر زور دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"قل انظروا ما فی السموٰت والارض"۔

کہ اے مسلمانو مظاہر قدرت جو آسمانوں اور زمین میں نظر آتے ہیں انکے بارے میں غور و فکر اور تدبر سے کام لو اور انہیں اپنے تجربہ اور گہرے مشاہدہ میں لاکر ان سے فائدہ اٹھاؤ پھر جو لوگ اس فریضہ سے پہلوتہی کرتے ہیں انہیں ان الفاظ میں مخاطب کیا

"اولم ینظروا فی ملکوت السموٰت والارض"

یعنی کیا وہ لوگ آسمانوں اور زمین کے محتویات اور ان میں موجودہ جاندار اور غیر جاندار چیزوں کی چھان بین نہیں کرتے یعنی کیوں نہیں کرتے جدید سائنس کو اس امر پر ناز ہے کہ سائنس دان زمین سے نکلکر اب آسمان کی حدود تک پہنچ چکے ہیں اور اب انہوں نے صرف چاند پر آنا جانا شروع کر دیا ہے بلکہ دوسرے سیاروں پر بھی کمندیں ڈال رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید میں پیشگوئی کے رنگ میں اس امر کا ذکر پہلے سے ہی موجود تھا بلکہ خدا کے کلام میں تو اس حقیقت کا اظہار بھی موجود ہے کہ آسمانی اجرام میں بھی آبادی ہے اور خدا کی وہ مخلوق بھی (جیسی بھی وہ ہے) خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی پابند ہے اور وہ رب العلمین ان سب عالموں کا رب اور رازق و مالک ہے۔ گویا تمام دنیا نے جس امر کا ابھی صرف امکان ہی ظاہر کیا ہے۔ قرآن کریم نے چودہ سو سال قبل سے اس کے وجود کی نشان دہی فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الم تر ان اللہ یسبح له من فی السموٰت والارض ۔ ۔ ۔

دعائیہ فہرست تحریک جدید

سال رواں (۳۶/۳۷)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:-

مکرم ملک لطف الرحمٰن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ معہ لواحقین	۶۸ — ۰۰
” محمد نواز صاحب مومن معہ اہل وعیال دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰ — ۰۰
” سید عبدالسلام صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ” ” ”	۳۰ — ۰۰
” قادر بخش خان صاحب معہ اہل وعیال والدین ” ”	۴۶ — ۰۰
” مولوی دوست محمد صاحب شاہد	۲۵ — ۰۰
” صوفی محمد رمضان علی صاحب	۴۰ — ۰۰
” چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان	۴۶ — ۲۵
” خواجہ عبیداللہ صاحب سابق افسر تعمیر	۱۵۰ — ۰۰
” محمد اصغر صاحب قمر معہ لواحقین	۲۶ — ۰۰
مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ بذریعہ چوہدری عبدالواحد صاحب	۳۶ — ۰۰
مکرم محمد شفیع صاحب محافظ خزانہ	۱۰ — ۱۲
” چوہدری محمد شجاعت علی خان صاحب معہ لواحقین	۴۳ — ۲۵
” کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی الف	۱۲۵ — ۰۰
” خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار ” ”	۱۴۰ — ۰۰
” مولوی محمد حسین صاحب فاضل ” ”	۱۰۳ — ۰۰
” چوہدری بشیر احمد صاحب ساہی ” ”	۸۵ — ۰۰
” مستری محمد سلیم صاحب ” ”	۱۲ — ۰۰
” مستری عبدالستار خان صاحب ” ”	۱۲ — ۵۰
” ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب دارالصدر غربی ب	۸۳ — ۰۰
” مرزا محمد حسین صاحب چیمہ سیچ	۲۱ — ۰۰
مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب ” ”	۲۱ — ۰۰
مکرم میاں بلال احمد صاحب ” ”	۱۰ — ۹۰
مکرمہ نسیمہ عبدالرحمان صاحب دعلوی ” ”	۱۹ — ۰۰
مکرم شیخ عبدالخالق صاحب معہ لواحقین ” ”	۱۰۶ — ۰۰
” قریشی محمد سلیمان صاحب دارالصدر جنوبی	۱۳ — ۰۰
” حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی معہ اہلیہ صاحبہ	۲۷۰ — ۰۰
” سید عبدالرزاق شاہ صاحب دارالصدر جنوبی	۳۶ — ۰۰
” سردار عبدالحق صاحب شاکر از بزرگان ”	۲۳ — ۰۷
” حکیم عبدالواحد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ”	۱۶ — ۰۲
” شیخ محمود احمد صاحب سعید ”	۱۳ — ۵۰
” چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ایم۔اے ”	۶۶ — ۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حکیم محمد عمر صاحب ”	۳۱ — ۰۰
مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ”	۱۰ — ۵۰
مکرمہ والدہ صاحبہ میر نور احمد صاحب ”	۳۰ — ۲۵
” امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ قریشی فضل حق صاحب ”	۱۳ — ۰۰
” نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب ”	۱۳ — ۲۵
مکرم مولوی عطا محمد صاحب سابق کارکن بہشتی مقبرہ معہ اہلیہ صاحبہ	۷۰ — ۰۰
” ملک حبیب الرحمٰن صاحب	۱۵ — ۰۰
” مرزا برکت علی صاحب دارالرحمت شرقی	۱۲۳ — ۰۰
” حکیم عبیداللہ صاحب ایلچا معہ اہلیہ صاحبہ	۵۲ — ۲۵
” چوہدری عبدالمومن صاحب	۳۳ — ۲۵
” عبدالشکور صاحب جاوید	۲۰ — ۰۰
” رئیس علی انور ایڈووکیٹ صاحب ایگزیکٹو انجینئر	۴۰۰ — ۰۰

اعلان دارالقضا

مکرم سردار بشیر احمد صاحب ایکسین ۳۳ آریہ نگر پونچھ روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ بتاریخ ۱۱/۱۰ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی امانت ذاتی کھاتہ ۴۲/۵۲-۷۹ میں مبلغ -/۱۰۷۵ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں (۱) لطیف احمد (۲) انیس احمد پسران (۳) امۃ الحی (۴) امۃ الباسط (۵) امۃ النصیر (۶) امۃ الحمید دختران مرحومہ لہٰذا استدعا ہے کہ یہ رقم مرحومہ کے ورثاء میں مطابق شریعت تقسیم کر دی جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پیشگوئی لیکھرام کے متعلق جلسہ

۳/۶ کو بعد نماز عشاء پیشگوئی لیکھرام کے بارہ میں جلسہ زیر صدارت مکرم حاجی فضل احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ حاکم والا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ شاہ محمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل معلم وقف جدید نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ پھر اس کے بعد خاکسار راقم قاسم علی خادم نے الفضل سے اس پیشگوئی کے بارہ میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو دلچسپی سے سنا گیا۔

بعدہٗ۔ مکرم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل معلم وقف جدید نے اس پیشگوئی کے بارہ میں تقریر کی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی کن حالات میں کی گئی اور کیوں کی گئی اور اس کے مقابلہ میں دشمن اسلام پنڈت لیکھرام نے کیا رویہ اختیار کیا۔ اور آخر اس پیشگوئی کا انجام کیا ہوا۔ اور اس کا کیا اثر ہوا۔ بعدہٗ دعا پر جلسہ رات کے ۱۰ بجے برخواست ہوا۔ ہماری جماعت نئی جماعت ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اصحیح رنگ میں اپنی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قاسم علی خادم سکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ جھنگ حاکم والا ضلع شیخوپورہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کی فرش سے پھسل جانے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے اور میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھتے ہوئے خدمت دین کی زیادہ سے توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ
رحمان آباد ڈاک خانہ باندھی ضلع نواب شاہ

مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال	۳۶ — ۰۰
” مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب	۲۰۰ — ۰۰
” آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب	۱۵ — ۰۰
مکرم ملک محمد شفیع صاحب معہ لواحقین دارالرحمت وسطی	۱۷۹ — ۰۰
” چوہدری شیخ محمد صاحب زیروی ”	۲۷۰ — ۰۰
” چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ”	۷۰ — ۰۰
” شیخ محبوب عالم خالد صاحب ”	۱۷۶ — ۵۰
مکرمہ بیگم جی صاحبہ بیوہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری ”	۲۳ — ۲۵
” والدہ صاحبہ شیخ ولی اللہ صاحب از دوکانات اوکاڑہ ”	۱۰ — ۰۰
مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر معہ لواحقین ”	۲۲۶ — ۰۰
” سردار محمد صاحب معہ اہل وعیال	۱۷ — ۷۵
” ماسٹر عطا محمد صاحب پروفیسر جامعہ ”	۲۰ — ۰۰
” مولوی محمد الدین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ”	۳۲۰ — ۰۰
مکرمہ حبیبہ خاتون صاحبہ اہلیہ لطیف احمد صاحب امروہی	۱۰ — ۰۰
” امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ قریشی ناصر احمد صاحب	[illegible] باقی

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ایران اور پاکستان کے درمیان دوستی کے رشتے

کراچی ۱۱ مارچ۔ شہنشاہ ایران نے پاکستان کا پانچ دن کا سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد وطن روانگی سے قبل اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور پاکستان کے درمیان دوستی کے رشتے جتنے مضبوط آج ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔ انہوں نے کہا ہمیں ان رشتوں کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے مختلف شعبوں میں مزید تعاون کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

شہنشاہ ایران نے کہا کہ وہ ہمیشہ پاکستان کی ترقی، خوش حالی اور استحکام کی دعا کرتے ہیں کیونکہ مضبوط اور مستحکم پاکستان ہی عالمِ اسلام کے اتحاد اور مضبوطی کا باعث ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کل رات میرے اعزاز میں صدر یحییٰ خاں کی طرف سے دیئے جانے والے عشائیہ میں میں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا اور میں اس وقت پھر یہی دہراتا ہوں کہ ایران اور پاکستان کے تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ دوستانہ اور برادرانہ ہیں اور ہمیں ان تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے اپنی کوششیں اور تیز کر دینی چاہئیں۔

شہنشاہِ ایران کل صبح جب پاکستان کا پانچ روزہ سرکاری دورہ ختم کر کے وطن روانہ ہونے لگے تو ہوائی اڈے پر انہیں تینوں افواج کے دستوں نے گارڈ آف آنر پیش کیا اور اکیس توپوں کی سلامی دی اور اکیس توپوں کی سلامی دی۔ صدر یحییٰ نے انہیں خدا حافظ کہا۔

پاکستان۔ ایران تیل کارپوریشن

اسلام آباد ۱۱ مارچ۔ پاکستان اور ایران اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ دونوں ملکوں کی مشترکہ تیل کارپوریشن کے قیام کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے۔ شہنشاہِ ایران کے دورۂ پاکستان کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آج دونوں ملکوں کے درمیان پہلے سے بھی زیادہ قریبی تعلقات قائم ہیں۔ شہنشاہِ ایران نے ریاست جموں و کشمیر کے عوام کے حق خود ارادی کی حمایت کا اعادہ کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ تنازعہ کشمیر اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے ہو جائے گا۔

مشترکہ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ صدر جنرل محمد یحییٰ خاں کی دعوت پر شہنشاہِ ایران نے پانچ مارچ سے دس مارچ تک پاکستان کا دورہ کیا وہ جہاں کہیں گئے ان کا پُرجوش اور زبردست استقبال کیا گیا جو اس بات کا آئینہ دار تھا کہ پاکستان کے عوام شہنشاہ اور اپنے ایرانی بھائیوں کی کس قدر عزت کرتے ہیں اور ان سے کتنی محبت کرتے ہیں

دونوں سربراہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ایران اور پاکستان کے تیل سے متعلق وفود کے درمیان بنیادی معاملوں اور اصولوں پر مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے اور وہ دونوں ملکوں کے درمیان تیل کی صنعت کے لئے قریبی تعلقات قائم کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں نے ایک یادداشت تیار کر کے ایک دوسرے کو دے دی ہے جس میں فریقین کے ارادوں اور ایران پاکستان تیل کارپوریشن کی نوعیت کا خاکہ بیان کیا گیا ہے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ایران پاکستان آئل کارپوریشن بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے جو مشترکہ نوعیت کی ہوگی اور دو ماہ کے اندر مذکورہ بالا بنیادی سمجھوتے کو تفصیل سے تیار کرے گی اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس سلسلے میں جلد سے جلد ضروری قانون بنا دیا جائے گا۔

صدر نے شہنشاہ کو ہندوستان سے پاکستان کے تعلقات کی موجودہ صورتِ حال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل سے متعلق تنازعے کے بارے میں بدستور تعطل ہے اور دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کے تنازعے پر بات چیت آگے نہیں بڑھ سکی۔ شہنشاہ نے ان تنازعات کو منصفانہ اور مساویانہ بنیاد پر طے کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے جموں و کشمیر کے عوام کے حق خود ارادی کے سلسلے میں ایران کی حمایت کا اعادہ کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ تنازعہ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے ہو جائے گا۔ شہنشاہ نے یہ توقع بھی ظاہر کی کہ گنگا کے پانی کی تقسیم کا تنازعہ بھی جلد طے ہو جائے گا۔

شہنشاہ نے صدر کو خلیجِ فارس کی صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ صدر نے اس بات سے اتفاق کیا کہ خلیجِ فارس میں امن ترقی اور استحکام کی ضمانت دینے کے لئے ضروری ہے کہ خلیجِ فارس کی ریاستوں کے درمیان باہمی تعاون اور مفاہمت ہو۔ کوئی بیرونی مداخلت نہ کی جائے اور ایران کے جائز مفادات کا خیال رکھا جائے۔

دونوں سربراہانِ مملکت نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ اسرائیل کی طرف سے جارحانہ کارروائیوں میں حالیہ اضافے کے نتیجے میں مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال تیزی سے خراب ہو رہی ہے انہوں نے اس صورتِ حال پر تشویش کا اظہار کیا جس سے پورے علاقے کے امن کو شدید خطرہ ہے طاقت کے بل پر علاقے پر قبضہ کرنے کی مخالفت کا اعادہ کرتے ہوئے انہوں نے اس یقین کا اعادہ کیا کہ مشرقِ وسطیٰ کے بحران کے پرامن تصفیہ کے لئے بیت المقدس سمیت تمام مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی ضروری ہے۔ انہوں نے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کی قرارداد کو جلد عملی جامہ پہنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

قائداعظم کے مقبرہ کے لئے ایرانی ٹائل استعمال کئے جائیں گے

کراچی ۱۱ مارچ۔ شہنشاہِ ایران نے قائداعظم کے مقبرے کی اندرونی زیبائش کے لئے ایرانی ٹائلوں کی پیشکش کی ہے جسے صدر یحییٰ خاں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے مقبرے کی تعمیر کے انچارج چیف انجینئر کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایران جا کر ٹائلیں پسند کر لیں اور اس سال کے آخر تک مقبرے کی تعمیر کا کام مکمل کر لیں۔

شہنشاہِ ایران کل صبح قائداعظم کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے لئے گئے اور پھولوں کی چادر چڑھائی انہوں نے پورے مقبرے کا معائنہ کیا اور اس کی تعمیر میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔ شہنشاہ کو بتایا گیا کہ اس سال پچیس دسمبر کو قائداعظم کے یومِ ولادت تک تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔

شہنشاہِ ایران تہران واپس پہنچ گئے

تہران ۱۱ مارچ۔ شہنشاہِ ایران پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کل تہران واپس پہنچ گئے۔

مسلح افواج کی مشترکہ پریڈ

کراچی ۱۱ مارچ۔ مسلح افواج کی مشترکہ پریڈ یومِ پاکستان کے موقع پر ۲۳ مارچ کو پولو گراؤنڈ کراچی میں ہوگی۔

لبنان اسرائیل کے آگے ہتھیار نہیں ڈالیگا

بیروت ۱۱ مارچ۔ لبنان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسرائیل سے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لبنانی وزیرِ داخلہ نے کہا کہ ہم فلسطین کے مسئلے پر دوسرے عرب ملکوں کے ساتھ ہیں۔ اسرائیل لبنان کو دھمکیاں دے رہا ہے کہ اگر اس نے عرب چھاپہ ماروں پر پابندی نہ لگائی تو اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ اور اس کے لئے بہتر یہی ہے اسرائیل سے صلح کر لے۔ لبنانی وزیرِ داخلہ نے کہا کہ نتائج خواہ کچھ بھی ہوں لبنان اپنے عرب بھائیوں کا ساتھ دے گا۔

مسلسل بھرتی

بفضلہٖ تعالیٰ روز افزوں پھیلتی ہوئی مارکیٹ اور ہماری مجرّب ادویات کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیشِ نظر ہمیں اپنے ادارہ کے لئے مزید نئے کارکنوں اور افسروں کی مسلسل ضرورت رہتی ہے۔ اچھی شخصیت کے مالک محنتی اور ذہین نوجوانوں کے لئے کاروبار سیکھنے کے ساتھ ساتھ اچھے معاوضے تیز رفتار ترقی اور روشن مستقبل کے بہترین مواقع ہیں۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق اور سرٹیفکیٹوں کے ہمراہ ربوہ کے پتہ پر بھیجیں۔

خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ (ایچ اے۔ بی اے۔ ایل ایل بی)

انچارج

○ کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ○ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

بواسیر (خونی یا بادی)
یک روزہ علاج
دو خوراکوں سے بفضلہٖ شفا۔ دوا کیا ہے مزیدار غذا
دس روپے علاوہ محصولڈاک بصورت پیشگی رعایت محصولڈاک
شرکتِ فارانی بھیرہ (ضلع سرگودھا)

ہمدردِ نسواں (حبوبِ اٹھرا) مرضِ اٹھرا کا بینظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے

اگر اس وقت جماعت کا کوئی فرد اپنے ذاتی اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا تو وہ اسراف سے کام لیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں زیادہ تر شادی بیاہ کے موقع پر لوگ اپنی ناک رکھنے کے لئے زیورات وغیرہ پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ جو انجام کار اُن کے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں ہوتا کیونکہ انہیں دوسروں سے قرض لینا پڑتا ہے جس کی ادائیگی انہیں مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگر کسی کے پاس وافر روپیہ موجود ہو تو اس کے لئے شادی بیاہ پر مناسب حد تک خرچ کرنا منع نہیں لیکن جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں وہ اگر ناک رکھنے کے لئے قرض لیکر روپیہ خرچ کرے گا تو اس کا یہ فعل اسراف میں شامل ہوگا۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اسراف کی شکلیں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص کی آمد دو چار ہزار روپیہ ماہوار ہے اور وہ پندرہ بیس روپے گز کا کپڑا پہنتا ہے یا پانچ سات سُوٹ تیار کرا لیتا ہے تو اس کے مالی حالات کے مطابق اسے ہم اسراف نہیں کہیں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ اس کے بیوی بچے بیمار ہو جائیں اور وہ ایسے ڈاکٹروں سے علاج کروائے جو قیمتی ادویات استعمال کروائیں اور ہزار میں سے پانچ سات سَو روپیہ اس کا دواؤں پر ہی خرچ ہو جائے اور اس کے باوجود وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں کوئی کمی نہ کرے تو پھر اس کا یہی فعل اسراف بن جائے گا۔ حالانکہ عام حالات میں یہ اسراف میں شامل نہیں تھا۔ اسی طرح جب بھی کسی خرچ کے مقابلہ میں دوسری ضروریات بڑھ جائیں تو اس وقت پہلے خرچ کو اُسی شکل میں قائم رکھنا جس شکل میں پہلے تھا اسراف میں شامل ہو جائے گا۔ مثلاً اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہمیں کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف سے آوازیں آرہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔ اگر اس وقت ہماری جماعت کا کوئی فرد اپنے کھانے اور پینے اور پہننے کے اخراجات میں تخفیف نہیں کرتا اور زیادہ سے زیادہ روپیہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہیں دیتا تو گو عام حالات میں اس کا اچھا کھانا پینا اور پہننا اسراف میں شامل نہ ہو مگر موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت میں تحریک جدید جاری کی اور اسے ہدایت کی کہ وہ ایک کھانا کھائے۔ جن لوگوں کے پاس کپڑوں کے چند جوڑے موجود ہوں وہ ان کے خراب ہونے تک محض شوق پورا کرنے کے لئے نئے جوڑے نہ بنوایا کریں۔ جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنوایا کرتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ⅘ پر آجائیں۔ عورتیں اپنے اوپر یہ پابندی عائد کریں کہ وہ محض پسند پر کپڑا نہیں خریدیں گی بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اور گوٹہ کناری اور قیمتہ وغیرہ نہیں خریدیں گی نہ نئے نئے زیورات پر اپنا روپیہ برباد کریں گی۔ اسی طرح میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں کہ لوگوں کا کام پیسوں میں ہو۔ اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے استعمال کے مریض کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اس وقت تک قیمتی ادویات پر روپیہ خرچ نہ کروائیں۔ وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں جو سستے داموں تیار ہو سکیں اور پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دواؤں کے تجربہ پر اپنے ملک کا روپیہ ضائع نہ کریں لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹروں نے میری یہ بات نہیں مانی اور مجھے اپنی ساری خلافت کی زندگی میں تلخ ترین تجربہ احمدی ڈاکٹروں کا ہوا ہے۔"

{تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم
تفسیر سورہ الفرقان صفحہ ۱۵۹}

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ امۃ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تمام بہنوں کو مبارک ہو کہ ۸ مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ کی بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھ دی ہے تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے اور انشاء اللہ عمارت بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ یہ چندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ ۶۷ء میں لجنہ کے ذمہ لگایا تھا لیکن ابھی تک ہم نے صرف ساڑھے انیس ہزار روپے جمع کئے ہیں۔ چونکہ اب عمارت بننی شروع ہو چکی ہے اس لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو بہنیں تین سو یا تین سَو روپے سے زائد دیں گی ان کے نام عمارت پر بغرض یادگار اور دعا لکھوائے جائیں گے۔ اس وقت تک صرف سولہ بہنوں نے تین سَو یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے۔ تمام صاحب استطاعت احمدی خواتین سے استدعا ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس چندہ میں حصہ لیں تا قلیل عرصہ میں ہی بقیہ رقم پوری ہو جائے۔ یہ رقم اگر کوشش کی جائے تو ہماری قربانی دینے والی بہنوں کی چند دن کی کوششوں سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس وقت تک اس چندہ کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ موصول ہوا ہے:۔

(۱) لجنہ راولپنڈی ۶ روپے (۲) لجنہ خان پور ۱۰ روپے
(۳) لجنہ کھاریاں ۳۰ " (۴) دارالصدر شرقی ۱ ۱۰ "
(۵) لجنہ لاہور ۱۱ " (۶) لجنہ کراچی ۴۲ "
(۷) عتیقہ بیگم اہلیہ قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ ۱۰۰ روپے ان کا تین سَو کا وعدہ پورا ہو گیا۔
(۸) عبدالحق صاحب ورک اسلام آباد ۳ روپے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محترم محمد صادق صاحب فاروقی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد محترم محمد صادق صاحب فاروقی ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس آف بھٹے کلاں ۷ اور ۸ مارچ ۱۹۷۰ء کی درمیانی رات بعمر قریباً ۷۵ سال ربوہ میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ مارچ بروز اتوار عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت نیک مخلص سلسلہ کے فدائی اور بہت خاموش طبع بزرگ تھے۔ ہر ایک سے بہت خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ نے دو فرزند محمد ہادی صاحب فاروقی اور محمد اسلم صاحب فاروقی اور ایک دختر اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭

٭

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یومیہ ہفتہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ محرم ۱۳۸۹ھ - ۱۴ امان ۱۳۴۹ ہش - ۱۴ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن نے کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کیلئے آیا ہے

اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے

"ایسا ہی قرآنِ شریف ایک ایسی اُمّت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی۔ سو اب زمانہ کیلئے ایسے سامان میسّر آگئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں۔ باہمی ملاقات جو اصل جڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہوگئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے۔ اور پیغام رسانی کے لئے وہ سبیلیں پیدا ہوگئی ہیں کہ جو ایک برس میں بھی کسی دُور دراز ملک کی خبر نہیں آسکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آسکتی ہے۔ زمانہ میں ایک ایسا انقلابِ عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدّنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رُخ کر لیا ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزارہا برسوں کے بچھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے۔ اور یہ خبر قرآنِ شریف میں موجود ہے اور قرآنِ شریف نے ہی کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کیلئے آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا یعنی تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور پھر فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی میں نے تمام عالموں کے لئے تجھے رحمت کر کے بھیجا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا یعنی ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام دُنیا کو ڈراوے۔ لیکن ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ قرآنِ شریف سے پہلے دُنیا کی کسی الہامی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ہر ایک نے اپنی رسالت کو اپنی قوم تک ہی محدود رکھا۔ یہاں تک کہ جس نبی کو عیسائیوں نے خدا قرار دیا اس کے مُنہ سے بھی یہی نکلا کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا اور زمانہ کے حالات نے بھی گواہی دی کہ قرآنِ شریف کا یہ دعویٰ تبلیغِ عام کا عین موقع پر ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت تبلیغِ عام کا دروازہ کھل گیا تھا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۶۶-۶۹)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۳ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ تاحال ضعف کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ، درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۱۳ امان۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی نائیجیریا جانے کے لئے کل ۱۲ امان (مارچ) کو سہ پہر بذریعہ ریل کار ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب آپ کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

• قیادتِ عمومی کی طرف سے جملہ مجالسِ انصار اللہ کو ایک سوالنامہ بھجوایا جا رہا ہے براہِ مہربانی مطلوبہ معلومات سوالنامہ ملتے ہی بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ انصار اللہ کی مجالس کی ترقیِ رفتار کے بارہ میں صحیح اور معیّن شکل میں علم ہو سکے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا لیکچر

۱۵ مارچ بروز اتوار شام ۴½ بجے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں مجلس حُسنِ بیان لاہور کے زیرِ انتظام مکرم جسٹس سجاد احمد جان صاحب کی صدارت میں جلسۂ عام منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

مجیب الرحمٰن درد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

لازمی چندہ جات کا بجٹ سو فیصد پورا ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے:-

"جماعت کا مالی سال ختم ہونیوالا ہے چند مہینے باقی رہ گئے ہیں اسلئے جماعتیں اس طرف پوری اور فوری توجہ دیں اور آمد و خرچ کا جو بجٹ سالِ رواں کے لئے جماعت کے مشورہ سے شوریٰ میں پاس ہوا تھا اسکے مطابق آمد ہو۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۷۰ء)

(ناظر بیت المال آمد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ امان ۱۳۴۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے ذریعہ فلاح

(۳)

اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت خالی از فائدہ نہیں ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے۔ یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں۔ اسلام اور دعائے فاتحہ۔ دُنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہی خدا کو پاتے ہیں جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کرکے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اُترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مرجاتے ہیں۔ اِس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے۔ اور پھر دعا سے ہم از سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اِس دوسری زندگی کے لئے الہامِ الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اِسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقاءِ الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اِس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں۔ اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔ اسی درجہ پر آکر خدا انسان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے۔ اور زبان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ بولتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ حملہ کرتا ہے۔ اور کان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ سُنتا ہے۔ اور پیر ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اسی درجہ کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (۴۸:۱۱)

یہ اس کا ہاتھ خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

اور ایسا ہی فرماتا ہے :-

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (۸:۱۸)

[illegible] چلایا تُو نے نہیں بلکہ خدا نے چلایا۔ غرض اس درجہ پر خدا تعالےٰ کے ساتھ کمال اتحاد ہو جاتا ہے اور خدائے تعالےٰ کی پاک مرضی رُوح کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور اخلاقی طاقتیں جو کمزور تھیں اِس درجہ میں محکم پہاڑوں کی طرح نظر آتی ہیں عقل اور فراست نہایت لطافت پر آجاتی ہے۔ یہ معنے اس آیت کے ہیں جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (۵۹:۲۳)

اس مرتبہ میں محبت اور عشق کی نہریں ایسے طور سے جوش مارتی ہیں جو خدا تعالےٰ کے لئے مرنا اور خدا تعالےٰ کے لئے ہزاروں دُکھ اُٹھانا اور بے آبرو ہونا ایسا آسان ہو جاتا ہے کہ گویا ایک ہلکا سا تنکا توڑنا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ کون کھینچ رہا ہے۔ ایک غیبی ہاتھ اس کو اُٹھائے پھرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی مرضیوں کو پورا کرنا اس کی زندگی کا اصل الاصول ٹھہر جاتا ہے۔ اِس مرتبہ میں خدائے تعالےٰ بہت ہی قریب دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا :-

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (۵۰:۱۷)

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹ تا صفحہ ۱۳۱)

بے نظیر کلامِ خُدا

جمال و حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خُوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لؤلؤئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نُورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

(براہینِ احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکی دور)

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۳)

مکی دور میں مصائب کا جس بہادری سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے مقابلہ کیا۔ یہ انہیں کا حصہ ہے۔ آپؐ صحابہؓ کو تکالیف برداشت کرنے کی تلقین اور ظلم کے مقابلہ سے منع فرماتے تھے۔ سختی کا مقابلہ نرمی سے کرنے کی تلقین کرتے اور ہاتھ اٹھانے سے ہمیشہ منع فرماتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ ایک بار وہ اور بعض دوسرے صحابہؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور ہم مشرک تھے۔ تو کسی کو ہماری طرف آنکھ اٹھانے کی جرأت نہ تھی۔ مسلمان ہو کر کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا مجھے عفو کا حکم دیا گیا ہے۔ لڑائی مت کرو۔ نسائی کتاب الجہاد کی یہ پہلی حدیث ہے حضرت ابن عباس اس کے راوی ہیں

عن ابن عباس ان عبدالرحمٰن بن عوف واصحابہ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فقالوا یا رسول اللہ انا کنا فی عز ونحن مشرکون فلما امنا صرنا اذلۃ فقال انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا (نسائی کتاب الجہاد)

مشہور مورخ ابن ہشام لکھتا ہے۔

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل بیعۃ العقبۃ لم یؤذن لہ فی الحرب ولم تحلل لہ الدماء انما یؤمر بالدعاء الی اللہ والصبر علی الاذی والصفح عن الجاھل (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۲۰)

کہ بیعت عقبہ سے پہلے لڑائی کی سرے سے اجازت نہ تھی۔ حضور خدا کے حضور دعا کرتے اور تکلیف پر صبر کرنے اور جہالت کے بالمقابل درگزر کرنے کا ارشاد فرماتے رہے۔ خباب بن ارت مکہ میں آہنگر تھے۔ یہ اپنے کام کے لئے بھٹی گرم کرتے۔ ان کی مالکہ ام انمار آتی۔ لوہا گرم کر کے ان کی پشت پر رکھ دیتی۔ (السیاسۃ الاسلامیۃ فی عہد النبوۃ)

حضور ایک دن خانہ کعبہ کے پاس استراحت فرما رہے تھے۔ خباب آئے اور عرض کی۔ حضور مظالم کی حد ہو چکی۔ آپ اللہ تعالےٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ حضور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلی امتوں کو بہت تکالیف دی گئیں۔ لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچ لیا گیا۔ آروں کے ساتھ ان کے جسم چیر دیئے گئے۔ لیکن یہ ظلم بھی انہیں حق سے نہ پھیر سکے۔ اللہ کی قسم خدا کی مشیت پوری ہو کر رہے گی۔ آج ماریں کھانے والو تمہارے ذریعہ ایسا امن قائم ہوگا۔ کہ مسافر صنعاء سے حضرموت کا سفر بے دھڑک کرے گا۔

(بخاری باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من المشرکین بمکۃ)

عمار بن یاسر بھی ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ ظالم ابوجہل نے ان کی والدہ کو تو جان سے ہی مار دیا تھا۔ (ان کی شرم گاہ میں نیزہ مارا تھا) ان کے خاندان بنو مخزوم کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹا دیتے۔ اور زدوکوب کرتے۔ حضور پاس سے گزرتے۔ تو فرماتے

صبرا آل یاسر موعدکم الجنۃ (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۱۹)

اے آل یاسر صبر کرو! اللہ کی رضا اور خوشنودی تمہیں نصیب ہوگی۔

ابوسلمہؓ جب اپنی بیوی ام سلمہ اور شیر خوار بچے سمیت مدینہ کو ہجرت کرنے لگے یہ سب سے پہلے مہاجر تھے جنہوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے لگے۔ پھر مکہ آئے ظالموں نے تکلیفیں دینی شروع کیں۔ انہوں نے مدینہ میں اسلام کے چرچا کا سنا تو ہجرت کا ارادہ کر لیا۔ سواری پر ام سلمہ کو بٹھایا۔ گود میں شیر خوار بچہ تھا۔ ام سلمہ کے قبیلہ بنو مغیرہ نے کہا ہم اپنے قبیلہ کی عورت کو نہ جانے دیں گے اور ام سلمہ کو زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔ ابوسلمہ کے قبیلہ بنو اسد کو اس ماجرے کا علم ہوا۔ تو انہوں نے بنو مغیرہ سے بچہ چھیننا چاہا۔ کہ ہمارے قبیلہ کے بچہ کو تم کیسے لے جا سکتے ہو۔ اس کشمکش میں بچہ کا بازو نکل گیا۔ ابوسلمہ مدینہ کو روانہ ہو گئے۔ ام سلمہ ایک سال تک ہر روز ابطح جگہ پر جاتیں اور بیٹھ کر روتی رہتیں۔ آخر ایک دن ان کے چچازاد نے قبیلہ کو کہا اس مسکینہ پر رحم کرو۔ اور مدینہ جانے دو چنانچہ انہیں مدینہ جانے کی اجازت مل گئی۔ بچہ بھی روانہ ہوتے ہوئے بنو اسد نے واپس کر دیا۔ اور یہ بے چاری اکیلی مدینہ روانہ ہو گئیں (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳)

ظالم حضور کے گھر کے سامنے گند پھینک جاتے۔ راستہ میں کانٹے بچھاتے۔ ایک دن آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ کسی ظالم نے آپؐ کے سر مبارک پر مٹی ڈال دی۔ آپ گھر تشریف لائے۔ بیٹی سر کو دھوتی تھیں اور ساتھ ساتھ روتی جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا جانِ پدر! رو نہیں خدا تیرے باپ کی حفاظت کرے گا۔ (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۲۸۳)

ایک روز ابوجہل نے سرِ راہ آپ کو گالیاں دیں۔ برا بھلا کہا۔ حضور خاموشی سے چل دیئے۔ حمزہ شکار سے واپس ہوئے عبداللہ بن جدعان قریشیہ کی لونڈی نے حضرت حمزہؓ سے کہا پتہ ہے تمہیں آج کیا ہوا۔ یعنی ابوالحکم (یہ ابوجہل کی کنیت تھی) نے کیا کیا۔ حمزہؓ نے سنا تو غیرت نے جوش مارا۔ ابوجہل کی تلاش میں خانہ کعبہ پہنچے۔ ابوجہل اپنے ساتھیوں میں بیٹھا ڈینگیں مار رہا تھا۔ حمزہؓ نے کندھے سے کمان اتاری اور اس کے سر پر دے ماری۔ اور کہا میرے بھتیجے کو گالیاں دیتے ہو۔ اب طاقت ہے تو مقابل پہ آؤ۔ ابوجہل کے مددگار آگے بڑھے تو ابوجہل نے کہا۔ ابوعمارہ (حضرت حمزہؓ کی کنیت ہے) کو کچھ نہ کہو۔ میں نے بہت زیادتی کی تھی۔

ایک بار حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ احد کے دن سے زیادہ سخت دن بھی کبھی آپ پر آیا۔ فرمایا ہاں۔ طائف کا دن اس سے زیادہ سخت تھا۔ واقعہ یوں ہوا کہ جب مکہ والوں نے آپؐ کی آواز پر کان نہ دھرے۔ تو آپ طائف تبلیغ ہدایت کے لئے تشریف لے گئے۔ طائف کے تین بڑے سردار عبد یالیل مسعود بن عمرو اور حبیب بن عمرو کے سامنے اسلام پیش کیا۔ لیکن ان نادانوں نے استہزا اور تمسخر سے جواب دیا۔ کسی نے کہا کیا خدا کو تیرے سوا کوئی اور نہ ملا تھا۔ کسی نے کہا میں تم سے کلام نہیں کر سکتا۔ اور انہوں نے بستی کے چھوکروں کو اکسا کر آپ کے پیچھے کر دیا۔ ظالم ہنسی اور ٹھٹھا کرتے۔ اور آپؐ پر پتھر برساتے۔ ایک باغ میں انگور کی بیل کے نیچے بیٹھ کر آپؐ خدا سے یوں مخاطب ہوئے۔

اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس یا ارحم الراحمین۔ انت رب المستضعفین وانت ربی الی من تکلنی الی بعید یتجھمنی ام الی عدو ملکتہ امری ان لم یکن علی غضب فلا ابالی ولکن عافیتک ھی اوسع لی اعوذ بنور وجھک الذی اشرقت لہ الظلمات وصلح علیہ امر الدنیا والاخرۃ من ان تنزل بی غضبک او یحل علی سخطک لک العتبی حتی ترضی ولا حول ولا قوۃ الا بک

(سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۲۸۶)

اے اللہ اپنی کمزوری اور ناتوانی کی شکایت تیرے حضور ہی کرتا ہوں۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم۔ تو کمزوروں کا پروردگار ہے اور تو ہی میرا رب ہے۔ مجھے کس کے سپرد کرے گا۔ ایک بیگانہ تو شرشت سے پیش آئے گا یا میرا معاملہ دشمن کے سامنے پیش کرے گا یا سپرد کر دیگا۔ اگر تو مجھ سے خفا نہیں تو پھر کوئی خدشہ نہیں۔ تیری عافیت کا دامن میرے لئے بہت وسیع ہے۔ تیرے چہرہ کے نور کی پناہ (جس نور سے تمام تاریکیاں دور ہو جائیں اور دنیا اور آخرت سنور جائے) کہ تیرا غضب مجھ پر ٹوٹے یا تیری ناراضگی مجھ پر وارد ہو۔ مجھے تیری ہی رضا درکار ہے نیکی کرنے یا بدی سے بچنے کی طاقت بھی تیری ہی جناب سے نصیب ہوتی ہے۔

کس قدر دردناک یہ فریاد ہے۔ یہ دعا ان دعاؤں میں سے ہے جو پہاڑوں کا جگر شق کر دے۔ جن سے زمینوں کے دل دہل جائیں۔ خون میں لت پت ایک غریب الدیار مظلوم کی دعا کا یہ تیر خطا جاتا تھا۔ اس آہ کا کیا اثر ہوا یہ آگے جا کر بیان کرونگا۔

مشکوٰۃ میں آتا ہے حضور غمناک حالت

فرمانِ خداوندی

صدق (سچائی)

"اے مومنو! اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ اور صادقوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ" (التوبہ آیت ۱۱۹)

"اور اللہ کے بندے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے" (الفرقان آیت ۷۳)

(نظارت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

میں جا رہے تھے۔ قرن الثعالب جگہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کی طرح کا ایک سایہ ہے اور اس میں سے جبرائیل کی ندا آئی۔ اے محمدؐ! ملک الجبال آئے ہیں۔ ملک الجبال نے سلام کہا۔ اور کہا ہم نے سنا اور دیکھا جو کچھ ہوا اللہ نے مجھے بھیجا ہے اگر حکم دیں تو دونوں پہاڑوں کے درمیان آباد طائف کو پیس کر رکھ دوں۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ارجوان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہ لا شریک بہ

(مشکوٰۃ باب المبعث وبدء الوحی)

کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ان نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کے پرستار ہوں گے۔ اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

پس مکی زندگی میں مصائب کی آندھیاں آئیں۔ شدائد کے جھکڑ چلے۔ تکالیف کے طوفان اٹھے۔ لیکن ایمان کی شمع بجھ نہ سکی کوئی سختی انہیں خدا سے اور خدا کے ذکر سے علیحدہ نہ کر سکی۔ انہوں نے عافیت کو وداع کا سلام کہا۔ اور الم سے ہمکنار ہو گئے۔ انہوں نے اسلام کی آبیاری اپنے لہو اور آنسوؤں سے کی۔ انہوں نے اس راہ میں ذلتوں کو خوش آمدید کہا۔ اور پانے کا یہ سودا جب مصائب کی کھال سے نکالا گیا۔ تو کندن بن چکا تھا۔ وہ جنس گرانمایہ ہو چکی تھی۔ اور خدا کی راہ میں ستائے جانے والے نے جب اس کو پکارا تو اللہ کی پکار نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

حضور کی مکی دعائیں اور ان کی تاثیر

خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کے اباء و استکبار کا اور مظالم کا مقابلہ دعا سے کیا۔ دعا سے مؤثر کوئی ہتھیار نہیں دعا کی تاثیر اور اس کی قوت کا صحیح اندازہ بھی دنیا کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کروایا انا النبی الکذب کا یہی مفہوم ہے کہ میں وہ نبی ہوں جس نے دنیا کو خدا کے آگے جھکنے کے حقیقی آداب سکھائے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مشکل کے وقت آسمان کے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ اور ہم امتیوں کو یہ درس دیا۔ کہ ہر مشکل کا حل اس بارگاہِ احدیت سے ڈھونڈو۔ ان دعاؤں کی تاثیر کے متعلق اس کوچہ کے ایک شناسا غلام محمد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالےٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تھا۔" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

ایک دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہو گئے۔ اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے نہ دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"

(برکات الدعا صفحہ ۵)

دعویٰ نبوت کے چھٹے سال کا واقعہ ہے: کفار قریش کی طرف سے ایذا رسانی کا سلسلہ عروج پر تھا۔ مسلمان کوہ صفا کے دامن میں حضرت ارقم بن ابی ارقم کے گھر میں نماز پڑھا کرتے تھے اور یہی گھر مسلمانوں کا تبلیغی مرکز تھا۔ اور یہی گھر مسلمانوں کا دارالسلام بھی کہا گیا ہے۔ خباب بن ارت کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

اللھم ایدالاسلام بابی الحکم ابن ھشام او بعمر بن الخطاب

(ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۴۱)

اے اللہ ابوجہل کو مسلمان کر دے یا عمر بن خطاب کو

اگلے دن صبح حضرت عمرؓ تلوار سونت کر گھر سے باہر آتے ہیں کہ آج محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کام (نعوذ باللہ) تمام کر کے اس فتنہ کو ختم کرتا ہوں۔ راستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے۔ کہا عمرؓ کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت عمرؓ نے اپنے ارادہ کا ذکر کیا۔ نعیم نے کہا محمدؐ کو قتل کرو گے تو بنو عبد مناف تمہیں چھوڑیں گے۔ پہلے اپنے گھر کی خبر تو لو تمہارے بہنوئی سعید بن زید اور بہن فاطمہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ عمرؓ وہیں سے اپنے بہن کے گھر کی طرف پلٹے۔ بہن اور بہنوئی خباب بن ارت سے قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ عمرؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ خباب چھپ گئے۔ قرآن مجید کے اوراق بھی چھپا دیئے۔ حضرت عمرؓ اندر آئے اور اپنے بہنوئی سے کہا "میں نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ یہ کہہ کر اپنے بہنوئی کو مارنے لگ گئے۔ بہن خاوند کو چھڑانے کے لئے آگے بڑھی تو وہ بھی لہولہان ہو گئی اور ساتھ ہی کہا عمرؓ ہم ایمان لے آئے ہیں تمہاری یہ مار پیٹ ہمیں برگشتہ نہیں کر سکتی بہن کی یہ دلیری دیکھی اور ادھر خون بہتا دیکھا تو کہا لاؤ دکھاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے بہن نے کہا پہلے ہاتھ دھوؤ۔ ہاتھ دھو کر سورہ طٰہٰ کی آیات پڑھیں۔ جب اس آیت پر پہنچے۔

انني انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدني واقم الصلوٰۃ لذکری ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیھا لتجزی کل نفس بما تسعیٰ

(سورہ طٰہٰ رکوع ۱)

تو عمرؓ کا دل پگھل چکا تھا۔ اور دعا جو لب مبارکؐ سے کل نکلی تھی اپنا کام کر گئی تھی۔ فرمایا یہ کیا عجیب اور پاک کلام ہے یہ سنا تو خباب بھی باہر نکلے اور کہا کہ عمرؓ! میں نے کل حضور سے سنا تھا دعا فرما رہے تھے کہ اللہ ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے کسی کو مسلمان کر دے۔ خدا نے تجھ کو چن لیا ہے۔ فاللہ اللہ یا عمر۔ عمرؓ اور خدا کے دامن سے وابستہ ہو جا۔ حضرت عمرؓ نے کہا خباب مجھے بتاؤ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۴۲) سیدھے دار ارقم میں پہنچے۔ دروازہ پر دستک دی۔ عرض کی گئی عمر ہیں اور ہاتھ میں ننگی تلوار ہے۔ حضرت حمزہؓ ان سے تین دن پہلے ایمان لا چکے تھے۔ انہوں نے سنا تو کہا دروازہ کھول دو۔ اگر سیدھی نیت سے آتے ہیں تو خیر ورنہ ان کی تلوار سے ان کی گردن اتار دوں گا۔ دروازہ کھولا گیا۔ حضور آگے بڑھے اور کہا ما جاء بک کس طرح آنا ہوا

واللہ ما اری ان تنتھی حتی ینزل اللہ بک قارعۃ

خدا کی قسم رک جاؤ ان چیرہ دستیوں سے ورنہ خدا کا عذاب آتا ہے۔ عمرؓ نے کہا میں مسلمان ہونے آیا ہوں حضور نے سنا تو اللہ اکبر کہا۔ چالیس کے قریب وہاں اور صحابہ تھے۔ سب نے تکبیر کا نعرہ اس زور سے بلند کیا کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ (باقی)

درخواستِ دعا محترم پروفیسر عبدالقادر صاحب ذخیل صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرق النسا کمر درد اور بندش کے عوارض سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال کراچی کے وارڈ نمبر ۱۰ میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد فرخ حیدرآباد

ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں جبکہ ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالےٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو دنیا پر غالب کرے گا۔ انشاء اللہ"

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو منور کرنے کے لئے غیر ممالک میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کو غالب ہوتا دیکھ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حج بیت اللہ سے مراجعت

مکرم برادرم نواب زادہ چوہدری محمد سعید صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی صدر ہیں۔ امسال حج بیت اللہ کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے گئے تھے فریضہ حج ادا کرنے کے بعد ۱۰ مارچ بروز جمعہ بذریعہ ہوائی جہاز ہی حیدرآباد پہنچے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حج مبارک کرے۔

خاکسار غلام احمد فرخ مربی۔ حیدرآباد

ہر ماہ کی بیس تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جایا کریں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سائنس اور فلسفیانہ جستجو کے متعلق قرآن مجید کی رہنمائی

مظاہر قدرت کا مطالعہ اور تحقیق کرنے کی ترغیب

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے

(۵)

اس حقیقت کی نشان دہی اللہ قرآن کریم میں ان الفاظ میں فرماتا ہے

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ۔

(آل عمران ع)

کہ اللہ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کر سکتا ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔

غرض اس طرح انسان کے لئے انتہائی حقائق الاشیاء یا غیوب کو جاننے کے لئے ضروری اور لابدی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے جس کے بغیر انسان سچے فلسفہ اور اس کے صحیح نتائج سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا اور حقیقی روشنی سے محروم رہتا اور سطحی فلسفہ کے سمندر میں غوطے کھاتا رہتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

(النور رکوع ۵)

کہ جس کے لئے اللہ نور مہیا نہ فرمائے یا جو اللہ کے بھیجے ہوئے نور سے فائدہ نہ اٹھائے اس کو کہیں سے بھی نور نہیں ملتا۔

گویا جس طرح انسان کی ظاہری آنکھ کی بینائی اپنا کام نہیں کر سکتی جب تک خارجی نور اور روشنی اس کی مدد نہ کرے اسی طرح انسان آسمانی روشنی اور رہنمائی کے بغیر حقائق الاشیاء کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ جب انسانی عقل و دانش اور اس کا ذہن و ادراک خواہ وہ کتنا ہی تیز اور اعلیٰ ہو مظاہر قدرت کی حقیقت اور ماہیت کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا تو پھر عقلاً لازم آتا ہے کہ انسانی عقل و دانش کو محدود قرار دے کر اس کی قابلیت اور قدرت کی حد بندی کر دی جائے اور اس کا اصل دائرہ عالم مظاہر یا "شہادت" یعنی سائنس کو قرار دیا جائے نہ کہ عالم غیب کو اور جس طرح انسانی بصارت بیرونی روشنی کی محتاج ہے اور ایک خاص فاصلہ کے آگے نہیں دیکھ سکتی اور انسانی سماعت اپنے عمل کے لئے ایک بیرونی قوت یعنی ہوا کی محتاج ہے اور ایک مخصوص دائرہ اور فاصلہ کے اندر اندر ہی اپنا کام کر سکتی ہے۔ جس کے بعد وہ بیکار محض ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عقل انسانی کا بھی ایک محدود دائرہ ہے جس میں وہ عمل کرتی ہے۔ اگر وہ اس سے باہر نکل جائے گی تو بے کار ثابت ہوگی۔

عقل کا دائرہ ایسے واقعات سے تعلق رکھتا ہے جو تجربہ میں آ چکے ہیں۔ اس کے آگے عقل نہیں جا سکتی۔ قرآن کریم نے جن غیبی حقائق کو پیش کیا ہے وہ ہرگز ہرگز خلاف عقل نہیں۔

کائنات عالم کے جس حصہ یا دائرہ کا علم اللہ تعالےٰ انبیاء کے ذریعہ عطا فرماتا ہے اس دائرہ میں ہمیں اپنی عقل کی روشنی سے نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسول کی دی ہوئی روشنی کے سہارے ہی سے چلنا چاہیئے۔ اپنی عقل کو خدا تعالےٰ کے علم کے تابع کرنے سے انسان بے عقل یا پاگل نہیں کہلا سکتا بلکہ عاقل ہی کہلائے گا۔ کیونکہ انسانی عقل جزئی ہے اور اللہ تعالےٰ کی عقل کلی ہے اور انسانی عقل جزئی ہونے کی وجہ سے کلی کا علم اللہ تعالےٰ کی رہنمائی اور روشنی و ہدایت کے بغیر حاصل نہیں کر سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ انسان کو بعض ضروری سائنسی اور فلسفی امور بنیادی طور پر بتا کر اس کی ایسے رنگ میں رہنمائی فرمائی ہے کہ وہ مظاہر قدرت اور اس عالم کی جاندار اور غیر جاندار مخلوقات کی پورے طور پر سائنسی تحقیق و تدقیق اور چھان بین کر کے انہیں اپنے فائدہ کے لئے ہر زمانہ کی ضروریات کے مطابق اپنے لئے بہتر سے بہتر طور پر استعمال کر سکے اور اس لائق بن کر تدریجی طور پر ترقیات پر ترقیات اسے حاصل ہوتی رہیں۔

وعدہ جات چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(قسط نمبر ۳)

جلسہ سالانہ ۶۸ء کے موقع پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم ۷۲ء تک جبکہ انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پورے پچاس سال گذر جائیں گے۔ ایک فنڈ قائم کریں جس کی مندرجہ ذیل اغراض ہوں گی۔

۱۔ ایک لاکھ روپے کسی زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو پیش کئے جائیں۔

۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ کی توسیع ۳۔ نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر

۴۔ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی تعمیر ۵۔ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کی تدوین و اشاعت۔

اس تحریک پر ایک سال دو ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس وقت تک صرف تین لاکھ انہتر ہزار ایک سو چھ روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں اور کل وصولی صرف ننانوے ہزار چھ سو چوبیس روپے ہے۔ وعدہ جات بھی مطالبہ سے بہت کم ہیں اور وصولی کی رفتار بھی کم ہے ان سارے کاموں کو شروع کرنے سے قبل کم از کم نصف رقم کا جمع ہو جانا ضروری ہے۔ انشاء اللہ ہر پانچ صد یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام دفتر لجنہ کے ہال میں بطور یادگار اور دعا کنندہ کر دیا جائیگا انشاء اللہ۔ تاریخ لجنہ کا کام بھی شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں بھی بہنیں حالات بھجوائیں تو مشکور ہوں گی۔ گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔

۱۔	محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل	۱۱۰/-
۲۔	" مبارکہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد داؤد صاحب "	۱۰۰/-
۳۔	" صفیہ امتیاز صاحبہ " چوہدری محمد رمضان صاحب "	۱۰۰/-
۴۔	" منورہ بیگم صاحبہ " چوہدری ریاض احمد صاحب "	۱۰۰/-
۵۔	" امۃ الباسط صاحبہ " ظفر اقبال صاحب	۱۰۰/-
۶۔	" صادقہ مجیدہ اہلیہ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب	۱۰۰/-
۷۔	" لجنہ سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ	۸۰۵/-
۸۔	" ٹیکسلا ضلع راولپنڈی	۱۰۰/-

(خاکسار مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ)

شوریٰ پر آنے سے پہلے

تمام وہ لوگ جو شوریٰ کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں اپنے اپنے گھر کی عورتوں اور بچیوں سے دریافت کر لیں کہ ربوہ سے بچہ کی کون کونسی کتاب ان کے لئے لے کر آئیں۔ دفتر میں اس وقت مندرجہ ذیل کتب موجود ہیں:۔

الازھار لذوات الخمار (اوڑھنی والیوں کے لئے پھول)
حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقاریر عورتوں کے متعلق
قیمت مجلد صرف سات روپے غیر مجلد چھ روپے

"المصابیح" حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریروں کا مجموعہ
قیمت ڈیڑھ روپیہ

یا محمودؓ نظموں کا مجموعہ قیمت دو روپے پچیس پیسے

رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم قیمت صرف پچاس پیسے

ان کے علاوہ ہمارا آقا۔ راہ ایمان انگلش و اردو۔ مختصر تاریخ احمدیت مقامات النساء انگلش بھی ہیں۔

سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

دعائیہ فہرست تحریک جدید

(سال رواں ۳۶/۲۶)

وکیل المال اوّل تحریک جدید — ربوہ

(قسط ۲)

ان سب احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے

مکرم کیپٹن احمد الدین صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰	—
" ماسٹر عطا محمد صاحب	"	۲۰	—
" حاجی محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	دارالرحمت غربی	۵۰	—
" پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب معہ لواحقین	"	۲۱۹	—
" حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب	"	۴۳	۷۵
" چوہدری محمد نذیر بشیر احمد صاحبان شاہ کلاتھ ہاؤس	"	۷۴	—
" مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری معہ لواحقین	"	۱۶۳	—
" میاں خوشی محمد صاحب باڈیگارڈ	"	۱۳	۱۲
" چوہدری محمد الدین صاحب کریانہ مرچنٹ	"	۲۰	—
" ملک عبدالرب صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سوداگر لمبر	"	۱۱۵	—
" اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	"	۳۰	—
" چوہدری اقبال احمد صاحب جالندھری معہ لواحقین	"	۱۰۲	—
" رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب	"	۱۳	—
" بابا سراج الدین صاحب مؤذن	فیکٹری ایریا	۱۲	۵۰
" مرزا محمد یعقوب صاحب معہ لواحقین	"	۴۶	۶۹
" مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ	"	۱۱	—
" رضیہ بیگم صاحبہ۔ اہلیہ مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم	"	۱۰۰	—
" مکرم مرزا محمد اشرف صاحب	دارالبرکات	۳۰	—
" چوہدری عبدالعزیز صاحب دوا خانہ خدمت و شفاء	"	۶۰	—
" شیخ سعید احمد صاحب	"	۱۰	—
مکرمہ نوربی بی صاحبہ والدہ چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی	"	۳۹	—
مکرم مولوی صالح محمد صاحب	"	۳۰	—
مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین احمد صاحب دارالبرکات		۱۳	۵۰
مکرم پیر عبدالحمید صاحب	دارالبرکات	۱۴	—
" مرزا عبدالعزیز صاحب		۱۳	۲۵
" ملک محمد بوٹا صاحب تانگہ بان	دارالنصر شرقی	۱۸	—
" حکیم رحمت خان	"	۱۴	۷۵
" پیر محمد صاحب	"	۱۰	—
" چوہدری حشمت علی صاحب حجام	"	۱۰	—
" بابو محمد بخش صاحب سگنیلر ریٹائرڈ معہ لواحقین	"	۶۱	۷۵
" چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید	دارالنصر غربی	۵۸	—
" چوہدری شیر محمد صاحب	"	۱۶۳	—
" خانصاحب عبدالمجید صاحب	"	۳۹	—
" مستری نور محمد صاحب	ڈینل فٹر	۱۳	۲۰
" فضل دین صاحب صدیقی	"	۱۰	۶۲
مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ فتح محمد صاحب	"	۱۳	۳۷
" بسم اللہ سلطانہ صاحبہ		۱۰	۲۵
" اہلیہ صاحبہ چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری		۱۵	—
اہل و عیال چوہدری احسان الرحمان باب الابواب		۱۵	—
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مرحوم	"	۷۷	—
مکرم قاری محمد عاشق صاحب	دارالعلوم	۲۰	۵۰
" مولوی روشن دین احمد صاحب	"	۲۴۵	—
" محمد سلیم صاحب	معہ اہلیہ صاحبہ	۱۰	—
" امین الرحمان صاحب		۱۵	—

دارالمطالعہ جماعت احمدیہ بھکر کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقامی جماعت احمدیہ بھکر نے اپنے محدود وسائل اور مرکزی گرانٹ کی مدد سے دارالمطالعہ کا افتتاح مورخہ ۱۶/۲ کو بعد نماز جمعہ خاکسار کی صدارت میں کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دارالمطالعہ کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ اجتماعی دعا کے ساتھ دارالمطالعہ کا افتتاح کیا۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالمطالعہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی)

موجودہ ایڈریس درکار ہے

محترمہ نور بیگم صاحبہ بیوہ محمد رمضان صاحب سابق سکونت محلہ دارالنصر ربوہ موصیہ ۱۵۷۱۲۷ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا وصیت کے متعلق ان سے خط و کتابت ہو سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صوبیدار محمد عبدالصمد صاحب بعارضہ ہارٹ اٹیک بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ والد صاحب کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(عبدالسمیع شاکر دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میری منجھلی بچی عزیزہ فرزانہ راحت اور میرا لڑکا عزیزم محمد محمود بیمار ہیں کھانسی شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد رشید شاہ چوہڑکانہ منڈی)

اعلان دارالقضاء

مکرم خواجہ محمد امیر بخش صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء (۱) خواجہ صادق بخش صاحب (۲) خواجہ خرم بخش صاحب (۳) خواجہ خالد بخش صاحب (۴) خواجہ آصف بخش صاحب (۵) خواجہ جہانگیر بخش صاحب (۶) صادقہ شاہ صاحبہ (۷) عذرا سعید صاحبہ (۸) پروین مقبول صاحب (۹) شیریں محی الدین صاحب نے درخواست دعا ہے کہ ہمارے والد مکرم خواجہ محمد امیر بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ ۵ پلاٹ ۱۰ واقع دارالصدر تعداد ۲ کنال الاٹ ہے۔ یہ اراضی ہماری والدہ مسماۃ حمیدہ بیوہ میر بخش صاحب مرحوم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ کہ جملہ ورثاء خواجہ صاحب مرحوم کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر	دارالسلام ربوہ	۵۴	—
" سید اقبال حسین صاحب	"	۵۰	—
" چوہدری عنایت اللہ صاحب گورایہ معہ اہلیہ	"	۳۱	—
" ملک محمد اعظم صاحب	"	۱۳	۱۲
" چوہدری حبیب اللہ صاحب گورایہ	"	۱۳	۶۸
" چوہدری احمد علی صاحب پیٹر	"	۳۲	۲۵
" ماسٹر فضل کریم صاحب	دارالیمن	۱۲	۵۰
" خواجہ نذیر احمد صاحب	"	۱۱	—

باقی

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

چین کو پاکستان کی دوستی پر فخر ہے

کراچی ۱۲ مارچ صدر یحییٰ خاں نے کہا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین کے ساتھ دوستی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم پہلو ہے۔ اس بات کا اعادہ انہوں نے عوامی چین کی قومی کانگرس (پارلیمنٹ) کی مجلسِ قائمہ کے وائس چیئرمین مسٹر کو موجو سے ملاقات کے دوران کیا یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ مسٹر کو موجو نے صدر مملکت کو چینی رہنماؤں کے خیر سگالی پیغامات پہنچائے اور بتایا کہ وزیر اعظم چو۔این لائی عنقریب پاکستان کے دورہ پر آئیں گے۔ انہوں نے صدرِ پاکستان کو چین کے دورے کی دعوت کا اعادہ بھی کیا۔

مسٹر کو موجو صدر یحییٰ خاں کی دعوت پر ان دنوں پاکستان کے تین روزہ خیر سگالی دورے پر آئے ہوئے ہیں وہ کل صبح وطن واپس جا رہے ہیں۔ صدر مملکت سے ملاقات کے وقت سیکرٹری وزارتِ خارجہ جناب ایس ایم خاں بھی موجود تھے۔

مسٹر کو موجو نے صدر مملکت کو عوامی جمہوریہ چین کے چیئرمین ماؤزے تنگ وائس چیئرمین لین پیاؤ اور وزیرِ اعظم چو این لائی کے خیر سگالی کے پیغامات پہنچائے۔ انہوں نے پاک چین تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کی دوستی انتہائی مستحکم بنیادوں پر استوار ہے ہماری دوستی آزمائش میں پوری اُتر چکی ہے۔ انہوں نے کہا چین کو پاکستان کی دوستی پر فخر ہے۔ انہوں نے صدرِ مملکت کو چین کے وزیر اعظم کی طرف سے یہ پیغام بھی پہنچایا کہ وہ اندرونِ ملک مصروفیات سے فرصت ملتے ہی پاکستان کے دورے پر آئیں گے۔ امید ہے مسٹر چو این لائی اسی سال کسی وقت پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس سال پاکستان پہلا ملک ہوگا جس کا دورہ چینی وزیر اعظم کریں گے مسٹر کو موجو نے صدر یحییٰ خاں کو وزیر اعظم کی طرف سے چین کے دورے کی دعوت کا اعادہ کیا۔ مسٹر کو موجو نے صدر یحییٰ خاں کو کچھ چینی پھل بھی بطور تحفہ پیش کئے۔

صدرِ مملکت یومِ پاکستان پر اعزازات دیں گے

راولپنڈی ۱۲ مارچ۔ صدر یحییٰ خاں ۲۳ مارچ کو یومِ پاکستان کے موقع پر ایوانِ صدر راولپنڈی میں اسی سے زائد افراد کو سول اور فوجی اعزازات دیں گے اس کے بعد صدر مملکت کی طرف سے ایک استقبالیہ بھی دیا جائے گا۔ اسی قسم کی تقریبات لاہور اور ڈھاکہ میں بھی ہوں گی جہاں دونوں صوبائی گورنر اعزازات تقسیم کریں گے۔

ائر وائس مارشل خیبر خاں کو ستارۂ قائد اعظم کا اعزاز

کراچی ۱۲ مارچ۔ صدر یحییٰ خاں نے کینیا میں پاکستان کے نامزد ہائی کمشنر ائر وائس مارشل خیبر خاں کو ستارۂ قائد اعظم کا اعزاز عطا کیا ہے۔ انہیں یہ اعزاز ایوانِ صدر میں ایک سادہ پُر وقار تقریب میں دیا گیا۔

امن شکنی کی اجازت نہیں دی جائے گی

لاہور ۱۲ مارچ۔ صوبائی حکومت نے سماج دشمن عناصر کو ایک مرتبہ پھر متنبہ کیا ہے کہ پبلک جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائیگی اور ایسی کوششوں کو سختی سے کچل دیا جائے گا ترجمان نے کہا کہ حکومت کے پاس تمام غنڈوں کی فہرست موجود ہے اور ان کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ ہم اس بات کی پوری کوشش کریں گے کہ ایسے ہر شخص کے خلاف جو سماج دشمن سرگرمیوں میں حصہ لے قانون کے تحت ضروری کارروائی کی جائے۔ ایک نامہ نگار نے ترجمان کی توجہ اس خبر کی طرف دلائی تھی کہ بعض سیاسی جماعتوں نے پبلک جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنے کی غرض سے کرایہ کے غنڈوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ ترجمان نے اس کے جواب میں کہا کہ ہمیں اس بات کی اطلاع نہیں ملی کہ سیاسی پارٹیوں نے کرایہ پر غنڈے حاصل کر لئے ہیں تاہم سماج دشمن عناصر کو امن شکنی کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس مقصد کے لئے ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔

قصیفہ طلب فوجداری مقدمات

لاہور ۱۲ مارچ۔ صوبائی حکومت نے فوجداری مقدمات کا جلد فیصلہ کرنے کی غرض سے تمام اضلاع میں سپیشل مجسٹریٹ مقرر کئے ہیں۔ تمام اضلاع میں رُکے ہوئے فوجداری مقدمات کا جائزہ لینے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی قیادت میں تین تین ارکان کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ان کمیٹیوں کو ایسے ملزموں کی رہائی کا اختیار دیا گیا ہے جو حوالات میں اس مدت سے زیادہ عرصہ گزار چکے ہوں جو انہیں سزا کی صورت میں قید میں گزارنا پڑتا ہے۔

اس فیصلہ کا انکشاف صوبائی حکومت کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں کے ساتھ اپنی گفتگو کے دوران کیا۔ ترجمان نے کہا کہ یہ اقدامات عدالتوں میں زیرِ سماعت مقدمات کی تعداد کم کرنے کی غرض سے کئے گئے ہیں۔ فوجداری مقدمات کا جائزہ لینے کے لئے جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان کے چیئرمین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور دوسرے ارکان سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چیف پراسیکیوٹر ہوں گے۔ حکومت نے زیرِ سماعت مقدمات کا جلد فیصلہ کرنے کی غرض سے ۴۱ سپیشل مجسٹریٹ مقرر کئے ہیں۔

بنک ۱۹ اور ۲۳ مارچ کو بند رہیں گے

لاہور ۱۲ مارچ۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور تمام کلیرنگ بنک ۱۹ اور ۲۳ مارچ کو بالترتیب عاشورہ محرم اور یومِ پاکستان کی وجہ سے بند رہیں گے۔

"میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں کہ ..... آپ کی

عجوبۂ روزگار ایجاد PILES CURE "پائلز کیور"

پر دلی مبارکباد پیش کروں"۔ جناب چوہدری نذیر احمد صاحب پروپرائٹر آٹو سپیڈز میکلوڈ روڈ لاہور بواسیر (PILES) کی مشہور دوا پائلز کیور (PILES CURE) کے ذریعہ بواسیر سے مکمل شفا پانے کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ یہ "اس فوری مرض کیلئے انتہائی کامیاب اور واحد دوائی ہے جس سے لاکھوں دُکھی انسان استفادہ کریں گے اور آپ کو دعائیں دیں گے میں تقریباً ۲۰ سال سے اس موذی مرض میں مبتلا تھا۔۔۔ اب۔۔۔ ایسا محسوس کرتا ہوں کہ اس نام کی کوئی مرض ہی نہیں"۔

پائلز کیور بڑے بڑے شہروں کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے قیمت فی کورس ۱۰/- اخراجات ڈاک ۸۰/- اسٹاکسٹ کیلئے معقول کمیشن

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

ضرورت نقیب

جماعتِ احمدیہ بہاولپور کو ایک مخلص احمدی نقیب کی ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ تھوڑا بہت پڑھا ہوا ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ سنگل رہائش کے علاوہ ستر روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش و تصدیق کے ساتھ فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

محمد اشرف ناصر شاہد صدر جماعتِ احمدیہ ۳ کمرشل کالونی ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے بھتیجا عطا فرمایا ہے جو کہ میرے بڑے بھائی قاضی مظفر احمد صاحب کا پہلا بچہ ہے۔ نومولود محترم قاضی منیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کوروالی کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور اسلام و احمدیت کے لئے ایک نافع اور مبارک وجود ثابت ہو۔ آمین۔ نیز میری بچی عزیزہ سعادت منیر نے قرآن مجید ختم کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نورِ قرآن سے اس کے سینے کو منور فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (بشارت منیر اہلیہ ملک غلام نبی صاحب شاہد مبلغ غانا مغربی افریقہ)

شربت خانہ ساز نزلہ زکام، بلغمی کھانسی، دمہ اور امراضِ سینہ میں چھوٹوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ فی شیشی نمونہ سوا روپیہ۔ تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

انسان اگر غور کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کی ہر آن اور ہر لمحہ احتیاج ہے

اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعا استغفار اور عجز و انکسار کو اپنا شعار بنائے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"عباد الرحمٰن کی علامات بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ہمارے رسول تُو اِن لوگوں کو میری طرف سے سُنا دے کہ اگر تم میرے ایسے بندے بنو جن کا مَیں نے اُوپر ذکر کیا ہے تب تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم عزّت کے مستحق سمجھے جاؤ گے لیکن اگر تمہاری طرف سے دعا اور استغفار کا سلسلہ جاری نہ رہے اور تم خدا تعالیٰ کے حضور جُھکنا اور عجز و انکسار اختیار کرنا اپنا شعار نہ بناؤ تو تمہارا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے۔

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ میں مَا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی رہے گا مگر طرزِ کلام بدل جائے گی۔ اگر مَا نافیہ ہو تو آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اے ہمارے رسول کہہ دے کہ اگر تم دعا سے کام نہیں لوگے اور خشوع و خضوع اختیار نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر مَا استفہامیہ قرار دیا جائے تو اس آیت کے معنے یوں ہوں گے کہ اے ہمارے رسول! تُو اِن لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم دعائیں نہیں کرو گے اور تضرع سے کام نہیں لوگے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے یعنی اُس کو تمہاری ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو خود مستغنی ہے اور سب کی ضرورتیں پوری کر رہا ہے یعنی صمد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اگر اپنی ہستی پر غور کرے تو وہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اُس کی کوئی احتیاج نہیں بلکہ خود اُسے اللہ تعالیٰ کی ہر آن اور ہر لمحہ احتیاج ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارا نماز پڑھنا یا ہمارا صدقہ دینا یا ہمارا زکوٰۃ ادا کرنا یا ہمارا حج کرنا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان ہے۔ اسی وجہ سے جب وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں معلوم نہیں خدا نے ہمیں کیوں مصیبت میں ڈالا۔ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور اسی طرح دوسرے مذہبی احکام پر بھی عمل کرتے ہیں۔ گویا وہ اپنے دل میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان سے بدسلوکی کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ کسی شخص کا بیٹا مر گیا اور اس کا ایک دوست تعزیت کے لئے اس کے پاس گیا تو وہ چیخ مار کر رو پڑا اور کہنے لگا خدا نے مجھ پر بڑا بھاری ظلم کیا ہے گویا نعوذ باللہ اس کا کوئی حق خدا تعالیٰ نے مار لیا تھا جس کا اُسے شکوہ پیدا ہوا۔ مگر سوچنا چاہیئے کہ وہ کونسا حق ہے جو بندہ نے خدا تعالیٰ پر قائم کیا ہے۔ مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور تقویٰ و طہارت پر فخر کیا کرتے ہیں وہ تو کسی تکلیف کے موقع پر چلّا اٹھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر ظلم کیا۔ لیکن ہندوستان کا وہ مشہور شاعر جو دین سے بالکل ناواقف تھا ایک سچائی کی گھڑی میں باوجود شراب کا عادی ہونے کے کہہ اُٹھا کہ ؎

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غور کرنا چاہیئے کہ جو چیز بھی انسان کے پاس سے جاتی ہے وہ آئی کہاں سے تھی؟ ذرا اپنی حیثیت کو تو دیکھو وہ کونسی چیز ہے جسے اپنی کہہ سکتے ہو۔ انسان کہتا ہے میری بھیڑ ہے مگر وہ کہاں سے آئی؟ بچّے جنہیں اپنا کہا جاتا ہے کہاں سے آئے ہیں۔ اسی طرح مکان زمین اور سب ضروری اشیاء جنہیں اپنی سمجھا جاتا ہے کہاں سے آتی ہے۔ اگر ان چیزوں کی حقیقت پر غور کیا جائے تو بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ یہ چیزیں انسان کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے موہبت اور عطیہ ہیں اور عطیہ دینے والے کا حق ہے کہ وہ جب چاہے واپس لے لے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم
تفسیر سورہ الفرقان صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷)

ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت (زمانہ) پایا جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔"

اسی طرح سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہمارے زمانہ کو خدا اور اس کے رسولوں نے آخری زمانہ قرار دیا ہے۔ اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری (انتہائی) ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے چُنا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہیں ہمیں دنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ محض فضل و احسان ہے کہ اس نے موجودہ زمانہ میں اپنے دین اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو منتخب فرمایا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکریہ میں ہمارے ہر احمدی مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعتِ اسلام۔ غیر زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کر کے اپنے قادر و توانا خدا سے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب ایس۔ ڈی۔ او جام شورو کو پانچ صاحبزادیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادمِ احمدیت بنائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

(خاکسار غلام احمد فرخ۔ حیدر آباد)

قائدین خدام الاحمدیہ فوری طور پر توجّہ فرمائیں

ماہ مارچ کا پہلا عشرہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک کافی مجالس نے ماہ فروری کا چندہ بھی مرکز کو ارسال نہیں کیا۔ قائدینِ خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اور اگر اُن کی مجلس کے پاس کوئی وصول شدہ رقم ہو تو فوری طور پر مرکز کو ارسال فرما دیں تمام رقوم بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال کی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک ایم۔ ایس سی (کیمسٹری) کی فوری ضرورت ہے امیدوار کے لئے نئے نصاب یونیورسٹی کیمسٹری میں فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس ہونا ضروری ہے۔ گریڈ ۲۴۰ - ۱۵ - ۳۷۵/۱۵ - ۴۶۵ میں ابتدائی تنخواہ ۲۴۰/- + ۴۸/- = ۲۸۸ روپے دی جائیگی۔ درخواستیں بنام پرنسپل ۲۰ مارچ تک دفتر کالج کو بھجوا دی جائیں۔ انٹرویو کے لئے بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ آمد و رفت کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴